عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۸ جلد ۳۸/۵

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
نومبر ۲۰۰۱ء

مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ خود اسکی تحریرات کی روشنی میں

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح

امریکہ کے زوال کا آغاز
امریکہ پچھتائے گا۔

وقائع حیات: سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مسیح علیہ السلام دو الگ الگ شخصیات

مکتوب اکابر

بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ

قادیانی ایک متوازی مذہب اور متوازی اُمت

بانی: مجاہد ختم نبوت، حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 8 جلد نمبر 38/5

قیمت فی شمارہ ——— ۱۰

سالانہ ——— ۱۰۰

بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

رانا محمد طفیل جاوید

قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
- شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہؒ
- حضرت مولانا عبد الرحمٰن میانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی جمیل خان	مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذیر عثمانی	مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا خدیم مصطفےٰ
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا محمد اسحاق ساقی

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود - مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

امریکہ کے زوال کا آغاز	اداریہ	3
امریکہ پچھتائے گا	صاحبزادہ طارق محمود	6

مواعظ!

خطاب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	ادارہ	9

مقالات ومضامین!

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام	حافظ محمد اقبال رنگونی	15
حاصل مطالعہ	مولانا اللہ وسایا	26
مرزا قادیانی کا جھوٹ اس کی اپنی تحریرات کی روشنی میں	ادارہ	29
تاثرات غم	ادارہ	31

ردقادیانیت!

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں	پروفیسر منور احمد ملک	33
قادیانی ایک متوازی امت	محمد کفایت اللہ	36
مسئلہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری	سکندر ذوالقرنین	44
پانچ روپے کی نوکری اور پچاس گھوڑوں کی حقیقت	مولانا بشیر احمد قاسمی	46
دارالافتاء ختم نبوت	ادارہ	48
مکتوبات اکابر!	ادارہ	52
جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	54
قافلہ آخرت	ادارہ	60
تبصرہ کتب	ادارہ	63
قنوت نازلہ	ادارہ	64

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

امریکہ کے زوال کا آغاز!!!

دیکھ اپنی آنکھ کا ظالم ذرا تہتیر بھی

آج نہیں تو کل اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ 11 ستمبر 2001ء کا سورج امریکہ کے لئے زوال کا پیغام لے کر طلوع ہوا۔ حالیہ واقعات کے بعد عالمی سیاست یقیناً کروٹ بدلے گی اور دنیا ایک نئے باب میں داخل ہوگی۔ روس بھی اپنے آپ کو سپر پاور کہلوانے کا دعویدار تھا۔ لینن گراڈ کی فضاؤں میں کوئی پرندہ بھی اس کی اجازت کے بغیر نہیں گزر سکتا تھا۔ اسے اپنے جاسوسی نظام پر اسی طرح گھمنڈ تھا جس طرح آج امریکہ کو اپنے جدید جاسوسی نظام پر اعتماد تھا۔ چودہ برس کے ایک جاپانی نوجوان نے لینن گراڈ میں طیارہ اتار کر دنیا کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔ وہ بلاشبہ روس کے زوال کا دن تھا۔ پھر وقت نے روس کو اس کے منطقی انجام تک پہنچا دیا۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ 11 ستمبر ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کی حساس فضاؤں میں جہاز کیا آئے امریکہ کی تباہی وبربادی کا پیغام لائے۔ یہ جہاز نہ تو دشمن کے تھے اور نہ ہی جنگی نوعیت کے تھے۔ یہ علاقے ہر قسم کی پرواز کے لئے ممنوع ہیں اور یہاں ان کے داخلہ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی میزائل امریکی فضائی حدود میں داخل ہونے سے پہلے امریکہ اس کا رخ موڑنے یا اسے تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ امریکہ کے دفاعی نظام میں اس کی پوری توجہ بیرونی حملہ آور میزائلوں اور جہازوں پر تھی۔ انسان جس طرف سے غافل ہوتا ہے اس طرف سے گھائل ہوتا ہے۔ اوج ثریا کی بلندیوں سے دوسروں کے گھروں میں جھانک کر بھید پانے والے اور تحت الثریٰ کی پستیوں میں چھپی گیس کی بو سونگھ لینے والا امریکہ اپنے گھر میں لگنے والی آگ کی خبر نہ پاسکا۔ اب جو امریکہ نے چوتھے روز ہنگامی صورتحال کا اعلان کیا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا دفاعی نظام مفلوج ہو چکا ہے۔ مزید کسی واردات کا خوف امریکی حکومت کے ناخداؤں کے چہروں سے واضح دکھائی دیتا ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کی تباہی وبربادی نے ہیروشیما اور ناگاساکی کی یاد تازہ کر دی ہے۔ انجینئروں کا دعویٰ تھا کہ 110 منزلہ عمارت کے تہہ خانے میں 70 ٹن پر مشتمل بارود بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تنکوں کی طرح بکھرنے اور ریت کے گھروندوں کی طرح گرنے والی عمارت کا ایسا عبرتناک منظر انسانی آنکھوں نے پہلے کبھی نہ

دیکھا ہوگا۔ لاکھوں نہیں کروڑوں انسان دنیا کی دوسری بڑی آہنی عمارت کو افلاک سے خاک پہ آتے دیکھ کر مبہوت ہوگئے۔ پینٹاگون وزارت دفاع اس سے متعلقہ سرکاری اداروں کے دفاتر کا حساس ترین علاقہ تھا جس کی تباہی وبربادی امریکہ کی کمر میں خنجر گھونپ دینے کے مترادف ہے۔ دنیا بھر کی جاسوسی کرنے والا مرکز اپنے خلاف ہونے والی واردات کی مخبری نہ کرسکا۔ امریکہ کے اس زخم کی تلافی شاید مدتوں نہ ہوسکے گی۔ قارئین بھولیں نہیں کہ پینٹاگون میں واقع سی آئی اے امریکی جاسوسی ادارہ نے اپنی حکومت کو یہ رپورٹ دی تھی کہ پاکستان جن حالات سے دوچار ہے وہ چند برسوں کا مہمان ہے اور یہ کہ 2025ء تک اس کا وجود ختم ہوجائے گا۔ گویا امریکن سی آئی اے چوبیس برس بعد پاکستان کا خاتمہ چاہتی تھی۔ دوسروں کو خبریں دینے والوں کو خود اپنی خبر نہیں۔ کبھی کبھی قدرت بھی خاموش تماشائی بن جاتی ہے۔ دہشت گردی کے حالیہ ان دو واقعات میں انسانی ہلاکت کا جو ریکارڈ قائم ہوا ہے اس کی مثال نہیں پیش کی جاسکتی۔ امریکی حکومت ابھی تک حتمی نتیجے تک نہیں پہنچ سکی۔ مختلف خبررساں ایجنسیوں اور اداروں کی رپورٹوں کے مطابق 70 ہزار سے لے کر ایک لاکھ تک انسانوں کے لقمہ اجل بننے کا امکان ہے۔ امریکہ کے اندرونی دفاعی سسٹم کی ناکامی سے لگنے والے دھچکے نے پورے امریکہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ امریکہ کی 320 سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ امریکہ اپنے سارے ہوائی اڈے بند کرنے پر مجبور ہوگیا۔ بین الاقوامی سطح پر ہوائی آمد ورفت اور فضائی رابطوں میں پہلی مرتبہ ایسا سنگین خلل واقع ہوا ہے۔ چار روز بعد امریکہ میں ہنگامی حالت کا کیا جانے والا اعلان بھی امریکہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امریکہ جب تک اپنے ڈیفنس سسٹم کی بحالی میں اطمینان اور گرفت میں اعتماد حاصل نہیں کرلیتا "امریکہ انڈر اٹیک" سی این این کا پہلے روز کا جملہ اس کا منہ چڑاتا رہے گا۔

امریکہ کے دو بڑے شہروں میں ہونے والے ناقابل یقین واقعات کو اس صدی کا عجوبہ قرار دیا جائے تو حقیقت کے خلاف نہ ہوگا۔ تیسرے روز کی سرکاری رپورٹ کے مطابق 13 ہزار ٹن ملبہ اٹھایا جاچکا ہے۔ ابھی نہ جانے کتنے ہزار ٹن مزید ملبہ اٹھایا جائے گا۔ کسی بھی ملک میں زلزلہ' سیلاب یا کسی ناگہانی مصیبت کے باعث مالی جانی نقصان کی صورت میں ہمدردی کے جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس قدر مالی نقصان اور انسانی جانوں کے ضیاع کے باوجود امریکہ عالمی سطح پر حقیقی ہمدردی حاصل نہیں کرسکا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ عالمی برادری کو ہزاروں بے گناہ افراد کی ہلاکت پر جتنا دکھ ہوا ہے اس سے کہیں زیادہ خوشی امریکی تکبر' غرور اور نخوت کی ہلاکت پر ہوئی ہے۔ عالم اسلام کے بیشتر حکمران بے شک امریکہ نواز ہوں لیکن دنیا بھر کے مسلمانوں کے قلوب یکساں طور پر امریکی نفرت سے بھرے پڑے ہیں۔ امریکہ کے ہاتھوں ستم رسیدہ قومیں بے گناہ انسانی جانوں کی وسیع پیمانے پر ہلاکت کے باعث خوشی نہیں منا سکیں۔ معاملہ اس کے برعکس ہوتا تو امریکہ کی تباہی وبربادی پر دنیا یقیناً رقص کرتی نظر آتی۔

ایک امریکی شہری کا انٹرویو امریکی حکومت کے لئے دعوت فکر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے اس امر کا اعتراف کیا کہ "امریکہ کی تباہی و بربادی پر دنیا کی خوشی پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔"

یہ دنیا مکافات عمل ہے۔ انسان جو بیجتا ہے وہی کچھ کاٹتا ہے۔ نیویارک اور واشنگٹن کے شہروں میں پھیلی آگ اور دھواں کے پس منظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ آگ خود امریکہ کی لگائی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ جب دوسروں کے گھر جلتے ہیں تو طاقت کا نشہ قہقہے لگاتا ہے۔ جب اپنا گھر جلتا ہے تو تپش کا اندازہ ہوتا ہے جب تک کانٹا اپنے جسم میں نہ چبھے درد کی کسک کا احساس کہاں بیدار ہوتا ہے؟ امریکہ چونکہ واحد سپر پاور ہے وہ اس زعم میں مبتلا رہا کہ اس کے خلاف کچھ ہو سکتا ہے۔ آج امریکہ کے خلاف دہشت گردی ہوئی ہے تو وہ بلبلا اٹھا ہے۔ حالانکہ سب سے بڑا دہشت گرد خود امریکہ ہے۔ نیویارک اور واشنگٹن متاثر ضرور ہوئے ہیں برباد نہیں ہوئے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت دوبارہ کھڑی ہو جائے گی۔ پینٹاگون کا مرکز بن جائے گا۔ ہیروشیما اور ناگاساکی سرزمین پر تو ابھی تک گھاس نہیں اگ سکی۔ امریکہ نے وہاں ایٹم بم مار کر جس دہشت گردی کا مظاہرہ کیا تھا اس کے اثرات ابھی تک پائے جاتے ہیں۔ لیبیا میں صرف دو امریکن سپاہیوں کی ہلاکت پر امریکہ نے بے تحاشا بم برسا کر دل کی بھڑاس نکالی تھی۔ ایران کی سرزمین پر دہشت گردی کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے آپریشن کیا جو ناکام رہا۔ عراق کی فضاؤں سے ہزاروں ٹن بارود برسا کر عراقیوں کو ہلاک کیا گیا۔ ایک سازش کے تحت کویت پر عراق کا قبضہ کرادیا۔ پھر اسرائیل کے ذریعہ عراقی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرادیا۔ پاکستان کی اجازت کے بغیر ہماری فضائی حدود میں سے افغانستان پر میزائل پھینکے۔ اسامہ بن لادن کے بھائی کی ادویات کی فیکٹری پر میزائل چلا کر دہشت گردی کی گئی۔ بھوکے بیمار افغانیوں پر اقتصادی پابندیاں عائد کر کے انہیں خوف زدہ کیا گیا۔ جنہوں نے روس کے خلاف امریکہ کی جنگ لڑی تھی۔ اسرائیل نے امریکہ کی شہ پر فلسطینیوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ آئے دن مظلوم فلسطینیوں کے اٹھتے جنازے اور ان کی آہ و بکا سے امریکہ کا دل نہ پسیج سکا۔ اپنے گھر صف ماتم بچھی تو انتقام اور غصہ کی بنا پر آگ بگولا بن گیا۔

طاقت' قوت' اقتدار اور غلبہ کے نشہ نے امریکہ کو بد مست ہاتھی بنا ڈالا:

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا ظالم ذرا شہتیر بھی

امریکہ کے خلاف حالیہ دہشت گردی کے واقعات جہاں امریکہ کے لئے دعوت فکر کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں مسلمانوں کے لئے بھی ایک پیغام لئے رونما ہوئے ہیں۔ ان واقعات کے ذریعہ شاید قدرت نے امریکہ کو وارننگ دی ہے کہ وہ پوری دنیا پر بالادستی کے حصول کا خبط چھوڑ دے۔ مجبور اور غریب قوموں سے روا رکھی ز

بقیہ : صفحہ 43 پر

صاحبزادہ طارق محمود

امریکہ پچھتائے گا

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون پر غیر متوقع اور اچانک حملوں کے بعد امریکی صدر سمیت پوری حکومت کے چہرے سے بدحواسی' پریشانی اور خوف چھپانے کے باوجود نمایاں نظر آرہا ہے۔ صدر بش نے ہنگامی حالت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے اندر کے چھپے خوف کا اظہار بھی کرڈالا ہے کہ ہم خطرے میں ہیں اور یہ کہ امریکہ پر مزید دہشت گردی کا امکان موجود ہے۔ امریکی قوم دہشت گردی کے لرزہ خیز واقعات کے بعد ابھی تک سہمی ہوئی ہے۔ نیویارک اور واشنگٹن میں منظم اور وسیع پیمانے پر ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے حوالہ سے مغربی ذرائع ابلاغ نے شروع دن سے ہی مسلمانوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ امریکی حکام نے وارداتوں کے منفی پہلوؤں پر غور کرنے' اپنے ناخلف برخوردار اسرائیل کی شرارت' موساد کی حماقت یا اپنے اندر جھانکنے کی بجائے افغانستان اور اس میں پناہ گزین اسامہ بن لادن کو اپنا ہدف بنایا ہوا ہے۔ عالمی سیاست کے تناظر میں یہ پہلو غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ امریکہ نے انتقام کا رخ صرف افغانستان کے لئے کیوں مخصوص کررکھا ہے؟ امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے جبکہ اسامہ ایک شخصیت کا نام ہے جو غریب الدیار بھی ہیں۔ کڑے پہرے کی وجہ سے ان کی سرگرمیاں اس قدر محدود ہیں کہ وہ کیونکر انہونی وارداتوں کے مرتکب ہوسکتے ہیں۔ دو روز پہلے انہوں نے عربی زبان میں اپنے قلم سے تحریر شدہ وضاحتی بیان فیکس کرکے یقین دہانی کروائی ہے کہ امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ حلف نامہ کی صورت میں اس یقین دہانی کے بعد امریکہ کی طرف سے افغانستان پر حملہ کرنے کا جواز نہیں بنتا۔

ادھر طالبان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ امریکہ اسامہ بن لادن کے دہشت گردی میں ملوث ہونے کے ٹھوس ثبوت مہیا کرے تو افغانستان ان کے خلاف قانونی اقدام کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس اصولی موقف کے بعد بھی امریکہ افغانستان کی جانب غرا رہا ہے۔ افغانستان سے نپٹنے کے لئے امریکہ اس کوشش میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے کہ پاکستان' بھارت' تاجکستان' ملائشیا اور خلیج میں اپنے اڈے قائم کرے۔ افغانستان کے خلاف

محاذ آرائی اور اسامہ بن لادن کو دہشت گرد ثابت کرنے کی آڑ میں امریکہ درحقیقت چین کے گرد دائرہ تنگ کرنے کی منصوبہ بندی میں سرگرم عمل ہے۔ انڈونیشیا میں عیسائی ریاست کا قیام امریکہ کے انہی عزائم کی غمازی کرتا ہے۔ چین کی زیر زمین جنگی تیاریاں اور جدید اسلحہ سازی امریکہ کے لئے تشویش اور اضطراب کا باعث ہے۔ امریکہ یقیناً اس سے غافل نہیں۔ اس پہلو کو مد نظر رکھ کر اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ دہشت گردی کے حالیہ بھیانک واقعات خود امریکن خفیہ اداروں کی منصوبہ بندی نہ ہوں۔ دوسروں کا گھر خاکستر بنانے کے لئے بعض دفعہ اپنا گھر اجاڑنا پڑتا ہے۔ اس بات کی تصدیق کے لئے کیا یہ دلیل کافی نہیں کہ امریکہ کی فلک بوس عمارت کو گرانے کے لئے واقعات میں ملوث افراد نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ انہوں نے پیشگی موت کو ذہنی طور پر قبول کر کے یہ فریضہ سرانجام دیا۔

امریکہ واحد سپر پاور کی حیثیت سے دنیا کی بالادستی کا خواہاں ہے اور یہ چیز اس کے نہاں دماغ پر بھوت کی طرح سوار ہے۔ دنیا کا "سلطان کل" بننے کی راہ میں امریکہ کے لئے دو طاقتیں خطرہ کا باعث ہیں۔ ایک چین اور دوسری افغانستان میں خلافت راشدہ کی طرز پر مستحکم اسلامی ریاست۔ روس کی شکست کے بعد افغانستان میں باہمی انتشار اقتصادی معاشی بحران کا ذمہ دار بھی امریکہ ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ افغانستان میں کوئی مستحکم حکومت قائم ہو اور وہ بھی اسلامی حکومت۔ روس کے خلاف افغانستان کی جنگ سے عالمی سطح پر تحریک جہاد کو زبردست فروغ حاصل ہوا ہے۔ بوسنیا' چیچنیا' فلسطین' کسوو میں جذبہ جہاد کی اٹھتی ہوئی لہریں جہاد افغانستان کی مرہون منت ہیں۔ آج مقبوضہ کشمیر میں آزادی کے لئے ایثار و قربانی کی جو تاریخ رقم ہو رہی ہے وہ بھی افغانستان میں ہونے والے جہاد سے عبارت ہے۔ اگر افغانستان میں پائیدار اسلامی ریاست قائم ہوتی ہے تو اس کے اثرات پاکستان' ایران اور خاص طور پر وسط ایشیائی ریاستوں پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ ایک مضبوط مسلم بلاک کی تشکیل امریکہ کے لئے مستقبل کے لئے خطرے کی گھنٹی کے مترادف ہے۔

اس وقت افغانستان کے 95 فیصد حصہ پر طالبان کی حکومت ہے جو روز بروز بڑھ رہی ہے اور مستحکم ہو رہی ہے۔ ایران امریکہ کا سب سے بڑا دشمن ہے ورنہ امریکہ نے ایران کو استعمال کر کے کب سے طالبان حکومت کو ٹھپ کروا دینا تھا۔ پاکستان کے عوام دل و جان سے افغانستان کو چاہتے ہیں۔ ماضی میں لاکھوں افغان مہاجرین کا بوجھ پاکستان نے برداشت کیا اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اقتصادی مسائل اور معاشی بحران کے باوجود کبھی ہمارے ماتھے پر شکن نہیں آئی۔ پاکستان افغانستان کے خلاف اکسانے ابھارنے کے باوجود جنگ نہیں کر سکتا۔ امریکہ مجبوری اور لاچاری کی اس حالت میں خود میدان میں کود کر افغانستان کو سبق سکھانا چاہتا ہے۔ دنیا کا

تھانیدار بننے کا جنون امریکہ کو نجانے کہاں لے جائے گا۔ ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ چین امریکی عزائم سے بے خبر نہیں اور نہ ہی وہ آسانی سے اپنے گرد اسے ناکہ بندی کرنے دے گا۔

پاکستان حکومت امریکہ کو اڈے دینے سے متعلق لاکھ تاویلیں کرے' بیانات بدلے' امریکی حکومت کی جانب سے پاکستان کے لئے تحسین صد آفرین اور تشکر کے جذبات حقیقت حال کی چغلی کھاتے ہیں۔ بی بی سی نے امریکی وزیر خارجہ کے حوالہ سے ان کے معنی خیز تاثر کو پیش کر کے اندر کی صورت حال واضح کر دی ہے کہ انہوں نے پاکستان سے جو کچھ مانگا ہے وہ سب کچھ مل گیا ہے۔ خدا جانے اس میں کیا کیا کچھ شامل ہے۔ اللہ نہ کرے کہ اس سب کچھ میں امریکہ کی آنکھ کا کانٹا اسامہ شامل نہ ہو۔ ایک بات طے شدہ ہے کہ افغانستان نہ تو امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیکے گا اور نہ ہی اسامہ بن لادن کو اس کے حوالے کرے گا۔ یہ دونوں باتیں افغانیوں کی روایت اور تاریخ کے منافی ہیں۔ افغانستان ہماری طرح کی مجبوریوں میں جکڑا ملک نہیں بلکہ وہ دنیا میں واحد حقیقی معانوں میں آزاد اور خود مختار ملک ہے جو کسی کا دست نگر ہے نہ محتاج ہے۔

امریکہ افغانستان سے ٹکرانا چاہتا ہے تو بے شک شوق پورا کرلے۔ یہ بھی ایک انوکھا تجربہ ہوگا۔ روس جیسی سپر پاور سے ایک طویل مدت اعصاب شکن جنگ لڑنے کے بعد افغان قوم جنگ جوئی میں کہنہ مشق اور کندن بن چکی ہے۔ دراصل ایک غلط فہمی امریکہ کے دماغ میں سمائی ہوئی ہے کہ روس کے خلاف افغانیوں نے امریکی اسلحہ سے جنگ لڑ کر جیتی ہے۔ اب افغانستان نہتا ہے۔ جنگ کی صورت میں کوئی ملک افغانیوں کو اس طرح گولہ بارود اور اسلحہ نہیں دے گا جس طرح ماضی میں امریکہ نے انہیں دیا تھا۔ یہی غلط فہمی امریکہ کو افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے اکسا رہی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اب افغانیوں کے پاس ہارنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ جنگ میں فتح نصرت کا انحصار قوموں کے عزم وارادے اور مضبوط اعصاب پر ہوتا ہے۔ جنگ کی تباہ کاریوں اس کے اثرات اقوام عالم کی افغانیوں سے سرد مہری نے انہیں خود دار اور غیرت مند بنادیا ہے۔ بھوک' پیاس' بیماریوں اور موت کے سائے دیکھ کر بھی اس قوم نے اللہ کا دامن نہیں چھوڑا۔ افغان قوم اب کندن بن چکی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بات کہ افغانی سچے اور پکے مسلمان ہیں جو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور یہی چیز ان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

اس وقت پوری دنیا امریکہ کو افغانستان سے متصادم ہونے سے باز رہنے کی تنبیہ کر رہی ہے۔ برطانیہ جیسی گریٹ پاور ان کی قوت ایمانی کا لوہا مانتی ہے۔ روس جیسی سپر پاور جس کے بارے میں مشہور تھا کہ برفانی ریچھ جہاں پنجے گاڑ دیتا ہے وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ روس افغانیوں سے ٹکرا کر اپنا وجود ختم کر بیٹھا ہے۔ امریکہ

بقیہ: صفحہ 28 پر

ادارہ

تبلیغی جماعت کی ابتدا اور انتہا

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

نوٹ: غالباً 68-1967ء میں جامع مسجد سرگودھا میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ نے یہ تقریر فرمائی۔ نومبر کا مہینہ تھا۔ سردی کی آمد آمد تھی۔ رائیونڈ میں تبلیغی جماعت کا سالانہ اجتماع ہونے والا تھا۔ اسی موقع کی مناسبت سے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے یہ تقریر فرمائی۔

مرتب سید شمشاد حسین زیدہ مجدہ!

الحمدلله وکفی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی ۰ امابعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ۰ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۰

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللّٰہ ۰

دوستو بزرگو اور بھائیو! قرآن کریم کی جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کا مطلب اور مفہوم آپ نے کئی بار دینی اجتماعات میں علماء سے سنا ہوگا۔ خلاصہ میں بیان کئے دیتا ہوں کہ اس آیت میں آنحضرت ﷺ کی امت کو خیر امت اور امتوں میں بہترین امت کہا گیا ہے اور ساتھ ہی بہترین امت ہونے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ یہ امت آنحضرت ﷺ کے بعد نیک کاموں کا دوسروں کو حکم کرے گی اور برے کاموں سے روکے گی۔ اس وجہ سے یہ امت بہترین امت قرار دی گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک مسلمان خیر اور بھلائی کی دعوت دیتے رہے ہیں' دے رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ نیکی کی دعوت دیتے رہیں گے۔ اسی طرح جیسے مسلمان خود برائی سے رکتے رہے ہیں۔ اللہ کی نافرمانی سے دوسروں کو بھی روکتے رہے ہیں اور روکتے رہیں گے۔ نیک کاموں کی دعوت اور برے کاموں سے روکنے کی تلقین اس عمل کی وجہ سے یہ امت خیر امت ہے۔ بہترین امت ہے۔ یوں تو ہر مسلمان یہ کام کرتا ہے۔ ہر مسجد سے خیر و بھلائی کی بات سنی جاتی اور بیان کی

جاتی ہے۔ لیکن بطور جماعت کے اور عمومیت کے ساتھ یہ کام تبلیغی جماعت سے وابستہ مسلمان حضرات صحابہ کرامؓ کے نمونہ اور طرز پر کر رہے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ اور صحابہ کرامؓ کے طرز تبلیغ کو خوب سمجھ کر تبلیغی جماعت کے اصول و ضوابط ترتیب دیئے۔ چھ باتیں اور اس کی تشریحات 'گشت' 'مسجد میں تعلیمی حلقہ' 'شب جمعہ کا اجتماع' 'عمومی گشت' 'خصوصی گشت' 'خصوصی ملاقاتیں' 'سہ روزہ' 'چلہ' 'جماعتوں کی نصرت' 'ذکر و فکر اور اس ساری محنت کا ست اور نچوڑ اپنے ایمان کی پختگی' اپنے اعمال کی درستگی اور سارے عالم کے مسلمانوں کی فکر ہے۔ موجودہ تبلیغی جماعت جس کے بانی حضرت مولانا الیاس صاحبؒ تھے اس کی ابتداء کیسے ہوئی' کن حالات میں ہوئی' کتنے مشکل مراحل سے گزرنا پڑا۔ آج کے مختصر بیان میں زیادہ باتیں اسی سلسلے کی ہوں گی۔

ایک واقعہ

ایک بار حضرت مولانا الیاس صاحبؒ تھانہ بھون میں تشریف لائے اور حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ کے سامنے میوات کے علاقہ کی صورت حال بیان کی کہ علاقہ میوات میں ہندوؤں کی شدھی تحریک کی وجہ سے پورا علاقہ اب اسلام سے کوسوں دور ہو چکا ہے۔ ہندو اور مسلمان باہم اس طرح رہتے ہیں کہ دونوں میں ظاہری طور پر کوئی فرق باقی نہیں رہا۔ علاقہ میوات میں بستیوں کی بستیاں ایسی ہیں کہ اب وہاں نہ مسجد ہے نہ اذان۔ چنانچہ مشورہ کے بعد طے پایا کہ علاقہ میوات میں تبلیغی کام شروع کیا جائے۔ حضرت تھانویؒ نے اپنے دو خلفاء حضرت مولانا مفتی عبدالکریم گمتھلویؒ اور حضرت مولانا عبدالمجید صاحب بچھارانیؒ کو حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے ساتھ روانہ کیا۔ حضرت مولانا مفتی عبدالکریم صاحبؒ نے یہ سارا واقعہ مجھ سے خود بیان فرمایا کہ چونکہ پہلا موقع اور پہلا تجربہ تھا۔ احتیاطاً ہم نے اپنے ساتھ ستو اور کھانے پینے کا کچھ سامان لے لیا تھا مگر برتن ساتھ نہ لئے تھے۔ اس خیال سے کہ برتن تو وہیں کسی سے لے لیں گے۔ حضرت مفتی صاحب نے بتایا کہ جب ہم لوگ میوات کے ایک گاؤں میں پہنچے تو پورے گاؤں میں ایک بھی مسجد موجود نہ تھی۔ ہم نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کس عقیدہ اور مذہب کے لوگ ہو تو انہوں نے بتلایا کہ ہم مسلمان ہیں لیکن جب ان کے نام پوچھے تو انہوں نے اپنے نام گنڈا مل' گنڈا رام' بیتل جی وغیرہ بتلائے۔ گویا پوری بستی مسلمانوں کی تھی۔ انہیں مذہب اسلام کا نام تو معلوم تھا مگر مذہب اسلام ہے کیا یہ انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔

چنانچہ جب نماز ظہر کا وقت ہوا تو ہم نے گاؤں کے چوک میں کھڑے ہو کر اذان دی۔ اذان کی آواز اور کلمات سنتے ہی گاؤں کے میواتی لوگ لاٹھیاں‘ سوٹیاں لے کر آ گئے اور ہم سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم کون لوگ ہو۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم مسلمان ہیں اور تمہارے بھائی ہیں۔ اب آگے جو گفتگو ہوئی وہ میں اس وعدہ پر تمہیں سناؤں گا کہ تم ہنسو گے نہیں۔ تمام لوگوں نے وعدہ کیا کہ آپ وہ بات سنائیں ہم بالکل نہیں ہنسیں گے۔ اس پر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا کہ گاؤں کے لوگوں نے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو تو پھر تم نے یہ ...... ھو ...... ھو ...... ھو ...... ھو ...... کر کے کیا کہا ہے۔ مفتی عبدالکریم صاحبؒ نے بیان کیا کہ ہم نے میواتیوں سے کہا کہ یہ اذان ہے اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو نماز کے لئے بلایا جاتا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم کسی اذان وغیرہ کو نہیں جانتے تم اسی وقت اسی گاؤں سے نکل جاؤ کیونکہ تم لوگ ہمیں بھکانے کے لئے آئے ہو۔ مفتی صاحبؒ فرمانے لگے کہ اس صورت حال میں ہم لوگ بہت پریشان ہوئے۔ میواتیوں کے جذبات دیکھ کر ہم گاؤں سے باہر نکل گئے اور ایک درخت کے نیچے جا بیٹھے اور وہیں نماز ادا کی۔ چونکہ برتن ہمارے پاس نہ تھے اس لئے ایک رومال کی تین تین چار چار تہیں کر کے ان میں ستو گھولے اور پیئے۔ یوں ہم اس درخت کے نیچے ڈیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ وہ درخت گاؤں آنے کے راستے پر تھا۔ گاؤں والوں نے اس راستہ پر آنا جانا ہی چھوڑ دیا اور دور دور سے گزرنے لگے۔ تقریباً دو دن ایسے ہی گزرے۔ تیسرے دن گاؤں کے دو تین میواتی جو کچھ سمجھ بوجھ رکھتے تھے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ آپ لوگ یہاں کب تک بیٹھے رہیں گے جاتے کیوں نہیں؟۔

اس پر ہم نے ان لوگوں سے کہا کہ بھائی ہم جانے کے لئے نہیں آئے بلکہ ہم تمہیں سمجھانے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارا کوئی ذاتی اور دنیاوی مقصد نہیں ہے ہم لوگ اپنے گھر سے صرف اور صرف اللہ کا نام سکھلانے اور دین اسلام کی باتیں سمجھانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ یہ باتیں کچھ ایسے درد اور دکھ سے کہی گئیں کہ ان پر بہت اثر ہوا اور وہ کہنے لگے ہم نے آپ کی بات سمجھ لی ہے۔ واقعی ہم لوگ ہندوؤں کے اثر میں آ چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ آپ ہمارے خیر خواہ ہیں چلئے اب آپ گاؤں میں آئیں ہم آپ کے ساتھ ہیں جیسے آپ کہیں گے ہم ویسا ہی کریں گے۔ ہم نے کہا نہیں ایسا نہیں اب تم نے بات سمجھ لی ہے تو گاؤں میں جاؤ اور گاؤں کے نمبردار سے اور گاؤں کے دوسرے ذمہ دار لوگوں سے بات کرو جب یہ سب لوگ ہمیں لینے آئیں گے تو تبھی ہم گاؤں میں جائیں گے۔ چنانچہ وہ نوجوان واپس گئے اپنے ذمہ دار لوگوں سے بات کی اور کچھ دیر کے بعد گاؤں کا نمبردار اور دوسرے چند لوگ ہمارے پاس آئے اور ہمیں گاؤں میں جانے کی دعوت دی۔ یوں اللہ

تعالیٰ نے ہماری وہ دعائیں سن لیں جو ہم رات بھر رو رو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں کر رہے تھے۔

چنانچہ گاؤں میں جانے کے بعد ہم نے سب سے پہلے مسجد کے طور پر ایک گھر خالی کروایا اور اسی میں نماز شروع کر دی۔ وہیں پر قرآن پاک پڑھانے کے لئے بچوں کو اکٹھا کیا اور پھر ایک حافظ قرآن کا انتظام کر کے اسے بچے پڑھانے کے لئے بٹھا دیا گیا۔ مفتی عبدالکریم صاحبؒ نے فرمایا کہ اس طرح دو سال تک ہم لوگ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے ساتھ رہے اور میوات کے علاقے میں قرآن کریم پڑھانے کے تقریباً 100 مدارس کھلوائے جن میں مدرسین کا انتظام کیا گیا۔ علاقہ میوات میں مسلسل دو سال تبلیغی، تدریسی جدوجہد کے بعد ہم لوگ حضرت تھانویؒ کی اجازت سے واپس تھانہ بھون آگئے۔ جبکہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے خاص اسی کام کے لئے چن لیا۔ وہ اللہ کے ولی اور بہت فکر مند انسان تھے۔ رات کو رو رو کر دعائیں کرتے اور دن کو لوگوں کی منتیں اور خوشامدیں کرتے۔

آج یہ جو پوری دنیا میں دین کے نام پر محنت ہو رہی ہے اور قریہ قریہ بستی بستی میں دعوت کی آواز بلند ہو رہی ہے یہ سب برکت ہے اس مرد قلندر کی دعاؤں کی۔ حضرت جالندھریؒ نے اس کے بعد فرمایا کہ بھائیو! میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اگر تم دین سیکھنا چاہو اور اس پر عمل کرنا چاہو تو کچھ نہ کچھ وقت تبلیغی جماعت کے ساتھ ضرور لگاؤ۔ یہ میرا تم سے خیر خواہانہ مشورہ ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرون ملک جماعتیں جارہی ہیں اور وہاں بھی لوگ جوق در جوق اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں۔

حضرت جالندھریؒ نے کسی مغربی ملک میں جانے والی جماعت کا قصہ سنایا اور فرمایا مغربی ملکوں میں جانے والے احباب اکثر انگریزی جاننے والے ہوتے ہیں۔ بیرون ملک جانے والی جماعت کا امیر ذی علم، تجربہ کار اور خاص اہلیت کا مالک ہوتا ہے۔ جماعت کو ایک شہر سے دوسرے شہر جانا تھا اور راستہ اتنا طویل تھا کہ پورا دن اور پوری رات سفر کرنے کے بعد وہ شہر آتا تھا۔ اتنا طویل سفر بسوں پر کرنا تھا جماعت کا طریقہ یہ ہے کہ دو ساتھی سفر کے لئے بسوں کا اور ٹکٹوں کا انتظام کرتے ہیں جبکہ دوسرے ساتھی ایک جگہ بیٹھ کر تعلیم وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ حسب معمول دو ساتھی ہر بس کو اور اس کے ٹائم ٹیبل کو چیک کر رہے تھے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ کوئی ایسی بس مل جائے جس پر ہم ہر نماز باجماعت پڑھ سکیں جب کافی دیر ہو گئی اور انہیں کوئی بس ایسی نہ ملی جو ہر نماز پڑھا سکے تو دونوں ساتھی پریشانی کی حالت میں کھڑے سوچ رہے تھے کہ ایک انگریز بس ڈرائیور جو

امیں غور سے دیکھ رہا تھا اس نے از خود ان سے پوچھا کہ کافی دیر سے تم لوگ بسوں کے چکر لگا رہے ہو آخر تم کیا چاہتے ہو، تمہاری پریشانی کیا ہے۔ اس انگریز کے پوچھنے پر ان دونوں نے بتلایا کہ ہم فلاں شہر میں جانا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری سب نمازیں وقت پر ادا ہوں لیکن کسی بھی بس کا ٹائم ٹیبل فٹ نہیں بیٹھ رہا تو وہ انگریز ڈرائیور کہنے لگا کہ میری بس اسی شہر میں جا رہی ہے۔ آپ میری بس میں بیٹھ جائیں اور جہاں آپ کی نماز کا وقت آجائے آپ مجھے بتلادیں میں وہیں بس روک دوں گا۔ آپ لوگ بس سے اتر کر اپنی نماز پڑھ لینا۔ مگر یہ بتلادیجئے کہ آپ لوگ ایک نماز میں کتنی دیر لگائیں گے۔ ہم نے بتلایا کہ دس منٹ سے اوپر وقت نہیں لگائیں گے۔ وہ خوش ہو کے کہنے لگا پھر تو کوئی بات ہی نہیں۔

چنانچہ ہم لوگ اس بس میں سوار ہوگئے۔ امیر جماعت کو جو سیٹ ملی ان کے ساتھ ایک انگریز جوڑا میاں بیوی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو ڈرائیور کو بتلایا گیا۔ اس نے وعدے کے مطابق بس روک لی۔ جماعت والے ساتھی نیچے اتر آئے۔ اذان دی اور نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر واپس بس میں سوار ہوئے۔ بس دوبارہ چل دی۔ نماز کے بعد بس میں سوار لوگوں میں جستجو شروع ہوئی۔ چنانچہ امیر جماعت سے ان کی سیٹ والے انگریز نے پوچھا۔ آپ کون لوگ ہیں کہاں سے آئے ہیں اور بس روک کر یہ آپ نے کیا کیا ہے۔ امیر جماعت نے بتلایا کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں اور یہ ہم نے اسلام کے مطابق اپنی عبادت کی ہے۔ اس طرح بات چیت مذہب اسلام سے شروع ہو کر اسلام کے عقائد اور اسلامی عبادات پر تفصیل سے گفتگو ہوئی اور امیر جماعت کو ایک انگریز کے سامنے دین اسلام کی دعوت پیش کرنے کا خوب موقع ملا۔ انگریز عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی سب باتیں سن رہی تھی اس نے کہا کہ آپ کی سب باتیں بہت اچھی ہیں مگر میں نے ایک بات یہ محسوس کی ہے کہ آپ کے مذہب میں عورت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اور نہ عورت کو کوئی اہمیت دی جاتی ہے۔

امیر جماعت نے کہا کہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ آپ نے یہ کیسے محسوس کیا۔ وہ کہنے لگی کہ آپ کل سے میرے شوہر کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ آخر میں بھی قریب بیٹھی ہوئی ہوں۔ میرا بھی حق ہے۔ آپ نے نہ مجھ سے بات کی نہ میری طرف دیکھا۔ امیر جماعت نے کہا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اسلام نے تو عورت کو بہت عزت دی ہے۔ ہمارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔ رہا آپ کا یہ خیال کہ میں نے آپ کی طرف نہیں دیکھا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے سے منع کیا

ہے۔ ایک مسلمان اپنی بیوی 'ماں' بہن' خالہ' پھوپھی وغیرہ کے علاوہ کسی غیر عورت کو نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح عورتیں بھی اپنے شوہر' والد' بھائی' چچا' ماموں وغیرہ کے علاوہ کسی غیر مرد کو نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ باتیں سن کر وہ بہت متاثر ہوئی اور کہنے لگی کہ آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں۔ آپ کی بیوی ہزاروں میل دور ہے اور آپ اس کے شوہر ہو کر اس کی امانت میں خیانت نہیں کر رہے اسی طرح مجھے یقین ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں آپ کی بیوی بھی ایسی ہی امانت دار ہوگی جبکہ ہماری یہ حالت ہے کہ ہم میاں بیوی قریب قریب بیٹھے ہیں مگر مجھے اپنے شوہر پر اعتبار نہیں اور اسے مجھ پر بھروسہ نہیں۔ آپ لوگوں کی زندگی واقعی مثالی اور پر سکون زندگی ہے۔ آپ مجھے مسلمان کیجئے میں مسلمان ہوتی ہوں۔ جب بیوی مسلمان ہوئی تو اس کا خاوند بھی مسلمان ہو گیا اور ان دونوں نے اسلام کی ضروری باتیں پوچھنی شروع کر دیں اور انہوں نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں نماز پابندی سے پڑھنے' شراب' سور کا گوشت چھوڑنے کا اظہار کیا۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے ان کی کایا پلٹ گئی جو رقم وہ شراب اور جوا جیسے حرام کاموں پر خرچ کرتے تھے وہ بچنے لگی۔ پہلے وہ مقروض رہتے تھے قرض سے جان چھوٹی۔ خوشحالی آئی لوگوں کو قرض دینے لگے۔ یوں محلہ میں دوست احباب ان سے پوچھنے لگے کہ تمہاری یہ حالت کیسے بدلی تو انہوں نے بتلایا کہ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اسلام شراب' سور کا گوشت اور دیگر واہیات چیزوں سے منع کرتا ہے۔ اس لئے اب ہم میاں بیوی خوشحال ہیں اور کسی غیر سے کوئی ناجائز تعلق نہیں رکھتے۔

اس طرح انگریز ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور تبلیغی جماعت کی برکات سے ایک فضا بن رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اب اسلام کی آواز مغرب سے بھی بلند ہو گی۔ دنیا پریشان ہے۔ یورپین لوگ حیوانوں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ یورپ میں خاندان کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ماں' باپ' بہن' بھائی سب رشتے ٹوٹتے جا رہے ہیں۔ افراتفری کا دور دورا ہے۔ یورپ میں مرد و عورت عجیب پریشانی میں زندگی گزار رہے ہیں۔ یورپ کے معاشرہ میں سکون نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ یورپ کے لوگ سکون کے متلاشی ہیں اور اسلام سے بڑھ کر کسی مذہب میں سکون واطمینان نہیں۔ سکون اور چین صرف اور صرف اسلام میں ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی قبر کو نور سے بھر دیں کہ اس ایک شخص کی فکر نے پوری دنیا میں ایسی ہوا چلا دی جس کی ٹھنڈک دور دور تک محسوس ہو رہی ہے۔

☆......☆......☆

تحریر: حافظ محمد اقبال رنگونی

وقائع حیات

آخری قسط

سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

نزول مسیح کا انکار کفر ہے

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت میں دوبارہ آنا قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت ہے اور اکابرین اسلام نے اس کو عقائد میں جگہ دی ہے۔ سو اس عقیدہ کا انکار کفر ہے یہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ حضور ﷺ کا ارشاد بیان کرتے ہیں :

”من انکر خروج المهدی فقد کفر بما انزل علی محمد ومن انکر نزول عیسیٰ بن مریم فقد کفر ومن انکر خروج الدجال فقد کفر ومن لم یومن بالقدر خیره وشره من الله فقد کفر٬ عقیده الاسلام ص ۲۰۲“ ترجمہ :.......... ”جس نے امام مہدی کے خروج کا انکار کیا اس نے کفر کیا اس بات کا جو حضور ﷺ پر نازل ہوا ہے اور جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے خروج دجال کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے تقدیر کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔“

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) کے دور میں کسی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو آپ پر وحی نہیں آئے گی اور دلیل میں حدیث : ” لانبی بعدی ۔ “پیش کی آپ نے کتاب الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام لکھی اور اس میں اس حدیث کی شرح کرنے کے بعد لکھا کہ :

”ثم یقال لهذا الزعم هل انت آخذ بظاهر الحدیث من غیر حمل علی المعنی المذکور٬ فیلزمك احد امرین اما نفی نزول عیسیٰ او نفی النبوۃ عنه وکلاهما کفر ۔ الحاوی ج ۲ ص ۱٦٦“ ترجمہ :.......... ”پھر اس مدعی سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس حدیث کے ظاہری معنی لیتے ہو اور جو معنی ہم نے اس کا کیا ہے اس پر محمول نہیں کرتے تو اس صورت میں دو باتوں میں سے ایک بات لازم آئے گی یا تو نزول عیسیٰ کا انکار لازم آئے گا یا بوقت نزول ان کی نبوت کی نفی لازم آئے گی اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔“

اس سے صاف واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار کفر ہے اور ایسے شخص کا اسلام سے کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے۔ آپ دمشق کی جامع مسجد کے سفید مشرقی منارے پر اتریں گے۔ آپ دو زرد چادریں پہنے ہوئے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب آپ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے پانی کی بوندیں ٹپکیں گی۔(صحیح مسلم ج۲ ص۴۰۱) حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لوگ نماز کی اقامت سن رہے ہوں گے کہ ان کو ایک بدلی ڈھانک لے گی اتنے میں آپ اتر چکے ہوں گے۔(اکمال المعلم شرح مسلم ج۱ص۲۶۶) پھر آپ دجال کی تلاش میں نکل پڑیں گے تاآنکہ اسے باب ”لد“ مقام پر پائیں گے۔ آپ پھر اسے قتل کریں گے۔(جامع ترمذی ج۲ص۴۸)

علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی مقام لد کی تعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”ولد بالضم قریة بفلسطین یقتل عیسیٰ علیه السلام الدجال عند بابها. القاموس ج۱ص۳۳۵“ ترجمہ:........”لد فلسطین کی ایک بستی کا نام ہے جس کے دروازے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔“

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ:

جس وقت وہ اترے گا اس کی زرد پوشاک ہوگی دونوں ہتھیلی اس کی دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہوگی...... ...... پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لد کے دروازہ پر جو کہ بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔(ازالہ اوہام روحانی خزائن ج۳ص۲۰۹)

مگر افسوس کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح بننے کا شوق ہوا تو اس نے زرد پوشاک سے مراد دو بیماریاں ...... دجال سے پادری اور لد سے لدھیانہ مراد لے لیا اور یوں قادیان دمشق بن گیا اور پھر وہاں بقول اس کے مسیح اتر آیا۔ فاعتبرو یااولی الابصار!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے اغراض ومقاصد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے اغراض ومقاصد کیا ہوں گے؟۔ اس کے لئے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھئے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا:

”والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة. صحیح مسلم ج۱ص۸۷“ ترجمہ:........”قسم ہے اس

ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو عدل وانصاف کا حکم دیں گے صلیب توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کریں گے۔“

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

” یقتل ابن مریم الدجال بباب لد۔ صحیح مسلم ج۲ص۴۰۱“ترجمہ:..........”

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کرڈالیں گے۔“

” فینزل عیسیٰ بن مریم فامهم فاذا راه عدو اللّٰہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لانذاب حتیٰ یهلك ولکن یقتله اللّٰہ بیده فیریهم دمه فی حربته۔ صحیح مسلم ج۲ص۳۹۲“ترجمہ:.........”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے اور جب اللہ کا دشمن (یعنی دجال) ان کو دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو چھوڑ دیتے تو بھی وہ پگھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل کرے گا اور آپ کے نیزے پر دجال کا خون لوگوں کو دکھائے گا اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا مقصد کسر صلیب قتل خنزیر قتل دجال (یہودیت وعیسائیت کا کلی خاتمہ) ہوگا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں اسلام کو غلبہ عطا فرمائیں گے اور ساری دنیا میں صرف اسلام کا پرچم ہی لہرائے گا۔“

مرزا غلام احمد قادیانی جب مسیح موعود ہونے کا مدعی ہوا تو اس نے کہا کہ وہ یہ کام کر چکا ہے جس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے لیکن دنیا گواہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ان مقصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوسکا بلکہ اس کے دور میں عیسائیت کو اور زیادہ غلبہ ملا اور عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہوا۔ یہ قادیانیوں کے لئے مقام غور ہے کہ جو شخص اپنے دعویٰ میں قطعی ناکام ہوا کیا اس کے پیچھے چلنا دانشمندی ہے؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل دجال کے بعد حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کریں گے اور پھر آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر یہ بات بیان فرمائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:” والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینهما۔ صحیح مسلم ج۱ص۴۰۸“

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

” لیهبطن عیسیٰ بن مریم حکما عدلا قسطا ویسئلکن فج الروحاء حاجا او معتمرا

ولیسلمن علیٰ فلا ردن علیه ۰ علل الحدیث ج۲ص ٤١٣ لابن ابی حاتم الرازی" ترجمہ :......
......"حضرت عیسیٰ حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ فج روحاء سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر گزریں گے اور روضہ اطہر پر مجھے سلام کہیں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔"

عیسیٰ علیہ السلا کے دور کا عام نقشہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں یہودیت وعیسائیت کے مکمل خاتمہ کے بعد پھر چہار طرف اسلام کی حکمرانی ہوگی اور دین صرف ایک ہوگا۔ یعنی اسلام:" فیهلك الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام ۰ سنن ابوداؤد ج۲ ص ١٢٥" اور یہ اسلامی قوانین کی برکت ہوگی کہ ہر جگہ امن وامان اور سکون واطمینان ہوگا اور آپ کے زمانہ میں مال کی بہتات ہوگی اور مال اس قدر ہوگا کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ آنحضرت ﷺ قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں:" ویفیض المال حتیٰ لایقبله احد ۰ (صحیح مسلم ج۱ص ۸۷) ویعطی المال حتیٰ لایقبل ویضع الخراج ۰ (مسند احمد)" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت کی برکت کا یہ عالم ہوگا کہ لوگوں کے قلوب پاکیزگی اختیار کر لیں گے اور ان کے روحانی امراض دور ہو جائیں گے حضور ﷺ نے قسم کھا کر یہ بات بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد بیان فرماتے ہیں :

" ولتذهبن الشحنا والتباغض والتحاسد ۰ صحیح مسلم ج۱ص ۸۷" لوگوں کے قلوب سے کینہ بغض اور حسد نکل جائے گا۔

علامہ بیضاویؒ لکھتے ہیں کہ :

"وروی انه علیه الصلاة والسلام ینزل من السماء حین یخرج الدجال فیهلکه ولا یبقی احد من اهل الکتاب والا لیومنن به حتیٰ تکون الملة الواحدة وهی ملة الاسلام وتقع الامنة حتیٰ ترتع الا سود مع الا بل والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم وتلعب الصبیان بالحیات لاتضرهم ۰ انوار التنزیل واسرار التاویل ج۲ص ۲۰۲" ترجمہ :..........."روایت میں آتا ہے کہ آپ اس وقت آسمان سے نازل ہوں گے جب دجال نکلے گا پس آپ اس کو ہلاک کریں گے اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ رہے جو ایمان نہ لائے۔ اس وقت صرف ایک ہی دین رہ جائے گا اور وہ دین اسلام ہوگا اور زمین پر ہر جانب امن وامان کا دور دورہ ہوگا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔"

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

”فاذا قتل الدجال تضع الحرب اوزارها فكان السلم فيلقى الرجل الاسد فلا يهيجه وياخذ الحية فلا تضره تنبت الارض كنباتها على عهد آدم ويومن به اهل الارض ويكن الناس اهل ملة واحدة. كنزل العمال ج۷ص ۲۶۸“ترجمہ :............”حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجال کو قتل کرڈالیں گے تو لڑائی (بالکل) ختم ہو جائے گی اور امن وسکون کا یہ حال ہو گا کہ آدمی شیر کے سامنے آئے گا تو شیر اس سے غصہ میں نہ آئے گا اور سانپ کو ہاتھ میں لے گا تو وہ اس کو نہ ڈسے گا اور زمین سے پیداوار اس طرح ہوگی جیسے حضرت آدم کے زمانہ میں ہوتی تھی اور روئے زمین کے تمام لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے اور تمام لوگ ایک ملت ہو جائیں گے۔“

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ہر طرف اسلام کی حکمرانی ہوگی اور امن وسکون کا دور رہے گا کہیں سے نہ کفر کی آواز آئے گی نہ بدامنی پیدا ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کے زمانہ میں اہل اسلام جن مصائب سے دوچار ہوئے ہیں وہ کسی بھی اہل خبر سے مخفی نہیں۔ ہر طرف مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا تھا اور عیسائی حکمران اپنی سلطنت وسیع کررہے تھے پھر بدامنی اور بے سکونی ہر جا پھیلی پڑی تھی اور خود مرزا غلام احمد قادیانی چندہ کرتا پھرتا تھا اور دھوکہ دے دے کر قادیانیوں کے مال پر ہاتھ صاف کرتا تھا۔ کیا کوئی قادیانی ان شواہد کی رو سے مرزا غلام احمد قادیانی کی غلامی سے نکلنے کے لئے تیار ہے؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ سے زائد انبیاء کرام میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس بات کے لئے کیوں منتخب کیا کہ انھیں زندہ آسمانوں پر اٹھایا اور قرب قیامت آپ کو نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ آپ کے نزول میں کیا حکمت کار فرما ہوسکتی ہے؟ الجواب! اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہیں۔ اس کی حکمتوں کو کوئی نہیں جان سکتا تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا: ”فعل الحكيم لا يخلوا عن الحكمة.“ یہ الگ بات ہے کہ اس کی حکمتوں کو ہم پوری طرح نہ پاسکیں۔ البتہ بعض حضرات محدثین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے اسرار اور اس کی حکمت بیان فرمائی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس باب میں اس کی حکمت پر کچھ روشنی دلوں کے اطمینان کا باعث بنتی ہے۔

علامہ حافظ بدرالدین العینی لکھتے ہیں:

”فان قلت مالحكمة فى نزول عيسىٰ عليه الصلاة والسلام والخصوصية به؟ قلت

فیه وجوه۰"" الاول: للرد علی الیهود فی زعمهم الباطل انهم قتلوه وصلبوه فبین اللّٰه تعالیٰ کذبهم وانه هو الذی یقتلهم۰ الثانی: لأجل دنو اجله لیدفن فی الارض اذ لیس لمخلوق من التراب ان یموت فی غیر التراب۰ الثالث: لا نه دعا اللّٰه تعالیٰ لما رای صفة محمد ﷺ وامته ان یجعل منهم فاستجاب اللّٰه دعاء وابقاه حیًا حتیٰ ینزلُ فی آخر الزمان ویجدد امر الاسلام فیوافق خروج الدجال فیقتله ۰ الرابع: لتکذیب النصاریٰ واظهار زیغهم فی دعواهم الا باطیل وقتله ایاهم۰ الخامس: ان خصوصیته بالا مور المذکورة لقوله ﷺ انا اولی الناس بابن مریم لیس بینی وبینه نبی وهو اقرب الیه من غیره فی الزمان وهو اولی بذلك۰عمدة القاری ج١٦ ص٣٩"

ترجمہ :.........."اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے میں کیا حکمت ہے اور ان کی خصوصیت کی کیا وجہ ہے ؟اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کئی وجوہات ہیں :

اول : یہ کہ آپ کے نزول سے یہود کے اس باطل خیال کا رد کرنا ہے کہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ واضح کر دیا اور یہ بتادیا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی یہود کو قتل کریں گے۔دوم : یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وقت موعود قریب آجانے کی وجہ سے ان کو نازل کیا گیا تاکہ آپ کی موت واقع ہو اور آپ زمین میں دفن ہوں۔ کیونکہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اس کی موت بھی زمین کے سوا کسی دوسری جگہ نہیں ہو سکتی۔ سوم : یہ کہ انہوں نے حضور ﷺ کی امت کی (عالی شان)صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی اس امت میں شامل فرمادے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ان کو آسمان پر زندہ رکھا یہاں تک کہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ دین اسلام کی تجدید کریں گے۔ اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا۔ آپ اس کو قتل کریں گے۔ چہارم : یہ کہ آپ کا نزول عیسائیوں کی تکذیب اور ان کے باطل دعووں کی کجی کے اظہار اور ان کے قتل کے لئے ہوگا۔ پنجم : یہ کہ ان امور مذکورہ میں آپ کی خصوصیت کی وجہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ہے کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ پس دوسرے انبیاء کرام کی بہ نسبت ان کو قرب زمانی حاصل ہے اس لئے آپ نزول کے زیادہ مستحق تھے۔"

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ نزول مسیح کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"جاننا چاہئے کہ اس عالم میں بھی آخرت کے کچھ نمونے موجود ہیں......اور قرب قیامت کا زمانہ تو خرق عادت کا وقت ہے اور نبوت دجل وفریب کے مقابلہ اور مقاومت کے لئے ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد

میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ اگر وہ (یعنی دجال) میری موجودگی میں آیا تو اس کے مقابلہ کے لئے میں خود موجود ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام تو در حقیقت اس باب میں دجال کی بالکل ضد ہیں۔ پس جب دنیا ہی میں آخرت کے نمونے موجود ہیں تو قیامت کے آنے کو کیوں مستبعد سمجھا جائے؟ اور علامات قیامت کا کیوں انکار کیا جائے اور جب ویسے بھی دنیا میں دجل سحر شعبدہ بازی جیسے اعمال بہر حال پائے جاتے ہیں تو ان کے مقابلے میں معجزات حسیہ کا وجود بھی ضروری ہے کیونکہ سنت اللہ یوں ہی جاری ہے اور چونکہ دجال حضرت مسیح علیہ السلام کا نام چرالے گا (یعنی خود مسیح بن بیٹھے گا) تو اس کے مقابلہ میں اس کی تردید و تکذیب کی غرض سے مسیح علیہ السلام کا نزول ضروری ہوا اور چونکہ مسیح علیہ السلام خود من جملہ ارواح کے ہیں اور نمونہ آخرت ہیں اس لئے ان کی حیات کا طویل ہونا بھی (کوئی مستبعد چیز نہیں ہے بلکہ) سنت اللہ ہے۔" (تحیۃ الاسلام ص ۸)

محدث کبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ تحریر فرماتے ہیں

"جاننا چاہئے کہ دجال لعین مسیح ضلالت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح ہدایت ہیں۔ یہود کی یہ بد قسمتی تھی کہ انہوں نے مسیح ہدایت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تو مخالفت کی اور آپ کے قتل و صلب کی سازش کی (جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے اور اللہ نے انہیں بحفاظت آسمان پر اٹھالیا) لیکن وہ مسیح ضلالت دجال کی پیروی کریں گے جو خود بھی یہودی ہوگا۔ اس لئے حکمت الٰہیہ کا تقاضا تھا کہ مسیح ہدایت مسیح ضلالت کو قتل کرنے کے لئے نزول فرمائیں اور ان یہود کو بھی قتل کریں جنہوں نے مسیح برحق کی تو مخالفت اور عداوت کی اور جھوٹے مسیح دجال کی پیروی کرلی اسی کے ساتھ ساتھ ان عقائد باطلہ کی بھی اصلاح کریں جو عیسائیت میں گھس آئے تھے اور صلیب کو توڑ ڈالیں اور چونکہ دجال لعین مسیحیت کا لبادہ اوڑھ کر خود مسیح کہلائے گا' الوہیت کا دعویٰ کرے گا' خباثت اور ضلالت کی آخری حد پار کر جائے گا' قوائے طبعیہ پر حکمرانی کرے گا' مردوں کو زندہ کر کے مسیح علیہ السلام کے منصب میں تلبیس کرے گا۔ علاوہ ازیں شعبدہ بازیوں جادو کے کرشموں اور حیوانات وجمادات کی تسخیر کے ذریعہ لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالے گا۔ اس لئے یہ بات بالکل قرین قیاس تھی کہ قتل دجال کے لئے ایک ایسی شخصیت کو لایا جائے جو تسخیری کمالات میں نہایت بلند درجہ پر فائز اور منصب نبوت سے سرفراز ہو۔ ایسی برگزیدہ شخصیت ہی قتل دجال پر قادر ہو سکتی اور دجالی کرشمہ سازیوں کا مقابلہ کر سکتی تھی یہ شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگی۔

پھر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحانیت میں اس قدر بلند مقام رکھتے ہیں کہ انہیں روح اللہ کے لقب سے مشرف کیا گیا۔ وہ حق تعالیٰ کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے اور وہ بحکم الٰہی اپنی مسیحائی سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ بجا طور پر اس کے مستحق تھے کہ آسمان میں طویل مدت تک زندہ رہ کر نزول اجلال فرمائیں تاکہ ان

کے دست مبارک سے ایسے خوارق الٰہیہ کا ظہور ہو جو دجال اکبر اور عام دجالوں کے ہاتھ سے ظاہر ہونے والے تمام عجائبات سے بدرجہا فائق ہوں تاکہ تمام لوگوں پر حجت الٰہیہ قائم ہو جائے۔ فللہ الحجۃ البالغۃ! (ترجمہ مقدمہ عقیدۃ الاسلام ص ۴۴)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں

”سنت الٰہی اس طرح جاری ہے کہ جب کسی شے کو پیدا فرماتے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ اس کے مقابل اور اس کی ضد کو بھی پیدا فرماتے ہیں۔ زمین کے مقابل آسمان اور لیل (رات) کے مقابل نہار (دن) اور ظلمت کے مقابل نور اور صیف (گرمی) کے مقابل شتا (سردی) اور ظل (سایہ) کے مقابل حرور (دھوپ) کو پیدا کیا۔ ٹھیک اسی طرح کفر کے مقابل ایمان کو پیدا فرمایا اس لئے کہ ایمان کا حاصل تسلیم وانقیاد ہے اور کفر کا حاصل اباء واستکبار ہے اور اسی طرح ایمان اور کفر ہر ایک کا الگ الگ منبع اور معدن پیدا کیا۔ ایمان اور اطاعت کا منبع اور معدن ملائکہ کرام ہیں اور کفر وعصیان کا منبع شیاطین ہیں۔ قلب انسانی کے ایک جانب اگر شیطان ہے تو دوسری جانب اس کے مقابل ایک فرشتہ موجود ہے۔ شیطان اگر اس کو بہکاتا ہے تو فرشتہ اس کو ہدایت کی جانب بلاتا ہے اور اس کے لئے دعاواستغفار کرتا ہے۔ لیکن شیاطین اور ملائکہ کرام کا یہ مقابلہ ایک عرصہ تک پوشیدہ اور مخفی طور پر چلتا رہا۔ اس کے بعد حکمت الٰہی اور مشیت خداوندی اس جانب متوجہ ہوئی کہ یہ مقابلہ کسی قدر معرض ظہور میں بھی آئے۔ چنانچہ اول ایسی ذات کو پیدا کیا کہ جس کی حقیقت اور اصل فطرت شیطانی اور صورت اس کی جسمانی اور انسانی ہے۔ اس کے بعد اس کے مقابلہ کے لئے ایک ایسے نبی کو پیدا فرمایا کہ جس کی فطرت اور اصل حقیقت ملکی اور جبرائیلی ہے اور صورت اس کی بشری اور انسانی ہے اور ایسے نبی سوائے جناب مسیح بن مریم علیہما السلام کے کوئی نہیں نظر آتے پھر جس طرح دجال یہودی یعنی بنی اسرائیل سے ہیں۔ جس طرح دجال کو ایک جزیرے میں محبوس کر کے ایک طویل حیات عطا کی گئی اسی طرح اس کے مقابل جناب مسیح بن مریم کو آسمان پر زندہ اٹھالیا گیا اور قیامت تک آپ کو قتل دجال کے لئے زندہ رکھا گیا اور اسی وجہ سے احادیث میں دجال کے لئے ”یخرج“ اور ”یظھر“ کا لفظ آیا ہے (یعنی نکلے گا اور ظاہر ہوگا) جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال موجود ہے مگر ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ جیسا کہ جناب مسیح دجال کے لئے یولد (یعنی پیدا کیا جائے گا) کا لفظ کسی جگہ نہیں آیا۔ دجال چونکہ دعویٰ الوہیت کرے گا اس لئے جناب مسیح بن مریم کی زبان مبارک سے پہلا کلمہ جو کہلایا گیا وہ یہ تھا: ”انی عبداللّٰہ ۔ “بلاشبہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور چونکہ دجال سے بطور استدراج چندروز کے لئے حیاء موتی ظہور میں آئے گا اس لئے اس کے مقابل جناب مسیح بن مریم کو بھی احیاء موتی کا اعجاز دیا گیا۔“

شیخ اکبر فرماتے ہیں

دجال جس وقت ظاہر ہوگا تو کہل یعنی ادھیڑ عمر ہوگا۔ اسی طرح جناب حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے تو کہل ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وکھلا من الصالحین۔" اور وہ (یعنی حضرت مسیح) کہل ہوں گے اور صلحاء میں سے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جناب مسیح ابن مریم اور دجال کے اوصاف اور احوال میں اس درجہ مقابلہ کی رعایت کی گئی کہ لقب تک میں تقابل کو نظر انداز نہ کیا گیا جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح ہدایت رکھا گیا دجال کا لقب مسیح ضلالت رکھا گیا اور چونکہ عیسیٰ علیہ السلام ملک شام میں جامع مسجد دمشق کے شرقی منار پر نازل ہوں گے اور باب لد کے قریب اس کو قتل کریں گے اور دجال چونکہ ظاہر ہو کر شدید فساد برپا کرے گا۔ جیسا کہ حدیث نواس بن سمعان میں ہے: "فعاث یمینا وشمالا۔" وہ ہر جگہ فساد پھیلائے گا۔ اس لئے جناب مسیح بن مریم حکم وعدل ہو کر نازل ہوں گے اور چونکہ دجال کے ساتھ زمین کے خزائن ہوں گے۔ اس لئے اس کے مقابل جناب مسیح بن مریم اتنا مال تقسیم فرمائیں گے کہ کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ہوگا اور چونکہ بغض وعداوت یہود کا خاص شعار ہے اس لئے اس کو یک لخت مٹا دیں گے (اور محبت ومودت پیدا ہو جائے گا) اور چونکہ دجال یہود سے ہوگا اس لئے حضرت مسیح بن مریم فقط دجال کو قتل فرمائیں گے اور باقی دجال کے معاون اور مددگار کافر ہوں گے اس لئے ان کا مقابلہ اس وقت کے مسلمان امام مہدی کے ماتحت ہو کر کریں گے۔

نیز یہود کے قتل میں یہ حکمت ہے کہ یہود جناب مسیح بن مریم کے کچھ خاص مجرم ہیں:

(۱)......... اول یہ کہ وہ جناب مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ (۲)......... دوم یہ کہ آپ کی والدہ ماجدہ پر طرح طرح کے افتراء باندھے۔ (۳)......... سوم یہ کہ آپ کے قتل میں پوری کوشش اور تدبیر سے کام لیا مگر حق تعالیٰ نے آپ کو بالکل صحیح سالم آسمان پر اٹھایا۔ (۴)......... چہارم یہ کہ آپ کے بعد جس نبی یعنی خاتم الانبیاء ﷺ کی آپ نے بشارت دی تھی اس پر ایمان نہ لائے اور ان کے قتل میں بھی پوری کوشش کی مگر سب ناکام رہے۔ (۵)......... پنجم یہ کہ مسیح دجال کو خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد نبی مان بیٹھے حالانکہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

اس لئے مناسب ہوا کہ اب یہود کا استیصال کیا جائے۔ اس لئے کہ اب کفر اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے اور جو اس مدعی کا اتباع کرے وہ ہرگز ہرگز زندہ نہیں رکھے جا سکتے۔ پھر یہ کہ دجال اپنے کو مسیح کہہ کر خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے لگا اور لوگ دھوکہ سے اس مسیح ضلالت سے مسیح ہدایت یعنی مسیح بن مریم سمجھ کر ایمان لائیں گے اور غلطی میں مبتلا ہوں گے۔ اس لئے حضرت

مسیح بن مریم کو اس ناقابل تحمل غلطی کے ازالہ کے لئے نازل کرنا ضروری ہوا۔ اس لئے آپ اس کے قتل پر مامور ہوئے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ کون مسیح ہدایت ہے اور کون مسیح ضلالت ؟۔ (لطائف الحکم ص ۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اہل و عیال

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شادی نہیں ہوئی۔ البتہ آپ اپنی آمد ثانی پر نکاح فرمائیں گے اور آپ کے اولاد بھی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ :

”ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین سنة ۰ مشکوٰۃ ص ۴۸۰“ ترجمہ :........”حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے پھر آپ کی شادی بھی ہوگی۔ آپ کی اولاد بھی ہوگی اور یہاں 45 سال ٹھہریں گے۔“

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی شادی حضرت شعیب علیہ السلام کے خاندان کی خاتون سے ہوگی :” مرحبا بقوم شعیب واصهار موسیٰ ولا تقوم الساعة حتی یتزوج فیکم المسیح ویولد له ۰ التصریح ص ۲۹۲“

مرزا غلام احمد قادیانی مانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شادی ہوگی اور آپ کی اولاد بھی ہوگی۔ اس نے لکھا کہ :

جناب رسول اللہ ﷺ نے پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ :” یتزوج ویولد له ۰“ یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ شادی آپ کی آمد ثانی پر ہوگی اور آنحضرت ﷺ نے اس کی پیشگوئی فرمائی ہے کہ آپ صاحب اولاد بھی ہوں گے۔

آپ کی وفات اور آپ کا مزار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے مقاصد قرآن اور احادیث پاک میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ آپ اپنے ان تمام مقاصد کو حسن و خوبی سرانجام دیں گے اور پوری دنیا اعتراف کرے گی کہ آپ اپنے مقصد میں پورے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کا انتقال ہوگا اور آپ آنحضرت ﷺ کے روضہ مطہرہ میں دفن کئے جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت عیسیٰ زمین پر اتریں گے۔ آپ کی شادی ہوگی۔ آپ صاحب اولاد ہوں گے اور آپ 45 سال زمین پر رہیں گے۔

” ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی

بکر وعمر ۰ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء ۰ مشکوٰۃ ص ۴۸۰"
پھر آپ کا انتقال ہوگا اور آپ کو میرے پاس دفن کیا جائے گا۔ پس میں اور حضرت عیسٰی قیامت کے دن ایک جگہ سے اٹھیں گے اور ہمارے دائیں بائیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہوں گے۔

حضرت امام ابوبکر آجری ایک بحث میں لکھتے ہیں:

" ثم یموت عیسی علیه السلام ویصلی علیه المسلمون ویدفن مع النبی صلی الله علیه وسلم ومع ابی بکر وعمر رضی الله عنهما ۰ الشریع ص ۳۸۱"

علامہ ابن النجار اہل سیر کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

" وفی البیت موضع قبرفی السهوة الشرقیة قال سعید بن المسیب فیه یدفن عیسی بن مریم ۰ وفاء الوفاء ج۲ ص ۵۵۸"
آنحضرت ﷺ کے گھر (حجرہ مطہرہ) میں ایک قبر کی جگہ مشرقی حصے میں موجود ہے۔ افضل التابعین حضرت امام سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام دفن ہوں گے۔

علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

" ان عیسیٰ یدفن بجنب نبینا صلی الله علیه وسلم بینه وبین الشیخین ۰ جمع الوسائل ص ۵۶۳ مصر" ترجمہ:........." حضرت عیسٰی علیہ السلام حضور ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔ آپ کے اور شیخین کے درمیان۔"

آپ شرح الفقہ الاکبر میں لکھتے ہیں:

" وانه یدفن بین النبی صلی الله علیه وسلم والصدیق وروی انه یدفن بعد الشیخین فهنیئا للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین ۰ شرح فقه اکبر ص ۱۳۶" ترجمہ:........."
حضرت عیسٰی علیہ السلام آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درمیان دفن ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ شیخین کے بعد دفن ہوں گے۔ پس شیخین کو مبارک کہ وہ آنحضرت ﷺ اور سیدنا عیسٰی علیہ السلام کے درمیان ہوں گے۔"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر مبارک آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے بالکل ساتھ ہوگی اور آپ قیامت کے دن سرور دوعالم ﷺ کے ہمراہ اٹھیں گے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ دنیا میں شر و فساد پھیل جائے گا۔ نیکی کی جگہ بدی اور خیر کی جگہ شر آئے گا۔ یہاں تک کہ قیامت کا بگل بج جائے گا اور دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔

تحریر: مولانا اللہ وسایا

حاصل مطالعہ

مجالس میں ذکر اللہ کی اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر اٹھ کھڑے ہوں تو وہ ایسے ہیں جیسے مردار گدھے پر جمع ہوئے ہوں اور ان کا یہ مل بیٹھنا (جو اللہ کا نام لئے بغیر ہو) قیامت کے دن ان پر حسرت کا باعث ہوگا۔ (م ج۲ص۱۶۱)

یعنی جب بھی کوئی مسلمان آپس میں جمع ہوں تو اللہ رب العزت کے دین کی کوئی نہ کوئی بات ضرور کریں ورنہ یہ دنیوی میل ملاقاتیں قیامت کے دن حسرت وندامت کا باعث ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائیں۔

دعا کی فضیلت

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دعا دین کا ستون ہے۔ دعا آسمان اور زمینوں کا نور ہے۔ (م ج۲ص۱۶۲)

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت لحاظ فرماتے ہیں (اس بات کا) کہ کوئی بندہ اس کے سامنے خیر کے ہاتھ پھیلائے اور اللہ تعالیٰ ان کو خالی واپس کردیں۔ (م ج۲ص۱۷۰)

جنتیوں کا اجلاس

حضرت عبادہ بن ثامتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک بار ہم حاضر تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجلس میں کوئی اجنبی تو نہیں؟۔ (یعنی اہل کتاب) ہم نے عرض کیا نہیں کوئی نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا دروازہ بند کردو۔ ہم نے دروازہ بند کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے اپنے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو: ”لاالہ الااللہ“ ہم نے آپ ﷺ سمیت ہاتھ اٹھائے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ہاتھ نیچے کرلئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کلمہ ”لاالہ الااللہ“ کے ساتھ مبعوث کیا اور اس کی

اشاعت کا حکم فرمایا اور اس کے اقرار کرنے والوں کے لئے میرے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا اور اس ذات باری تعالیٰ کے ہاں وعدہ خلافی نہیں۔ پھر فرمایا کہ تم کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو بخش دیا ہے۔(مستدرک ج۲ص۱۷۶)

دعائے یونس علیہ السلام کی برکت

محمد بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب کسی شخص پر دنیا کی مصیبت و رنج پڑے تو وہ اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت و رنج کو دفع کر دیں۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ضرور فرمایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دعا مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا ہے: ”لااله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين“(م ج۲ص۱۸۳)

جو شخص دنیا جہاں کی کسی مصیبت و تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ سے مصیبت کو دور فرما دیتے ہیں۔

حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو اسم اعظم بتاؤں جب وہ پڑھ کر دعا کرو تو قبول کی جائے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو دیا جائے۔ فرمایا کہ وہ دعائے یونس علیہ السلام ہے جو آپ نے تین اندھیروں میں مانگی تھی۔ رات کا اندھیرا، پانی کا اندھیرا، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، اور وہ: ”لااله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين۔“ ہے تو ایک شخص نے عرض کی کہ آیا یہ دعا صرف یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا سب مومنین کے لئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا وہ قول نہیں سنا: ”فنجيناه من الغم وكذالك ننجى المومنين۔“(تو یہ تمام مومنین کے لئے ہے۔) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی بیماری میں چالیس بار یہ دعا مانگے اور وہ اس مرض میں فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر دیں گے اور اگر شفایاب ہو گیا تو اس کے تمام گناہ بھی معاف فرما دیں گے۔(م ج۲ص۱۸۴)

دعاء ادائیگی قرض

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن سیدنا صدیق اکبرؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ سے وہ دعا سنی ہے میں (حضرت عائشہؓ) نے عرض کی کہ کونسی دعا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ وہ دعا جو عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھلایا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی نے سونے کا پہاڑ بھی قرضہ میں دینا

ہو تو اس دعا سے اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا سامان پیدا فرمادیں گے۔ وہ یہ ہے: ”اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والآخرہ ورحیمھما انت ترحمنی فارحمنی برحمتہ تغننی بھا عن رحمۃ من سواک۔“ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ مجھ پر قرض تھا جس کے باعث میں پریشان تھا۔ اس دعا کے کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اس کی ادائیگی کا سامان کردیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت عمیس کا مجھ پر قرض تھا جب وہ میرے پاس آتیں تو میں شرم کے مارے (قرض دینے کے باعث) نظر اٹھا کر ان کو دیکھ نہ سکتی تھی۔ میں نے یہ دعا کرنی شروع کی تو چند دنوں میں اللہ تعالیٰ نے رزق کے دروازے کھول دیئے اور وہ رزق نہ صدقہ کا تھا نہ میراث تھا۔ قرض بھی ادا ہوا خاندان کے افراد کو بھی میں نے نوازا۔ عبدالرحمٰن کی بیٹی (یعنی حضرت عائشہؓ کی بھتیجی) کو زیور بھی بنا کردیا۔ ہر طرف برکت ہی برکت۔ (مستدرک ج۲ص ۱۹۷،۱۹۸)

ذکر اللہ جنون کی حد تک

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اس کثرت سے ورد کرو کہ دنیا کے لوگ تمہیں مجنوں (پاگل) کہنے لگ جائیں۔ (م ج۲ص ۱۷۳)

ہم سب کو جنون کی حد تک اللہ رب العزت اپنا ذکر کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

صبح وشام کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام سو سوبار: ”سبحان اللہ وبحمدہ“ پڑھ لیا کرے تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (مستدرک ج۲ص ۲۰۲)

بقیہ: امریکہ پچھتائے گا

اپنے دفاعی سسٹم کی ناکامی کے بعد ابھی تک خوف زدہ ہے۔ خوف زدگی کے عالم میں جنگ لڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب قوم کا مورال ڈاؤن ہو۔ پوری امریکی قوم پر یاسیت چھائی ہوئی ہے۔ دنیا امریکی حکومت کی بوکھلاہٹ کا تماشا دیکھ رہی ہے۔ اول تو امریکہ افغانستان کا رخ نہیں کرے گا۔ اگر اس نے یہ غلطی کی اور اپنے ناپاک قدم افغانستان کی سرزمین کی طرف بڑھائے تو پھر عالم اسلام کی جانب سے عملی جہاد کا نظارہ بھی دیدنی ہوگا۔ دوسری بڑی سپر طاقت امریکہ بھوکی پیاسی اور نہتی قوم کے ہاتھوں بری طرح پٹ جائے گی۔ قدرت شاید یہ اعزاز بھی افغان قوم کو دینا چاہتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا جھوٹ
خود اس کی تحریرات کی روشنی میں

ادارہ

کسی شخص کا اپنی بات میں جھوٹا ہونا ایسی برائی ہے جس کے برے ہونے پر ساری دنیا متفق ہے۔ جھوٹ بولنے والا شخص کسی بھی معاشرہ میں کبھی بھی باعزت مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا اعلان کیا گیا ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶' خزائن ص ۴۵۹ ج ۱۲)

مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ:

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۹' خزائن ص ۵۶ ج ۱۷)

ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض وہ تحریرات نقل کی جارہی ہیں جو قطعاً خلاف واقعہ اور من گھڑت ہیں۔ انہیں پڑھ کر قارئین بآسانی یقین کر لیں گے کہ ایسا جھوٹا شخص نبی یا ولی تو کیا شریف لوگوں کے زمرہ میں بھی داخل ہونے کے لائق نہیں ہے۔

❁ .... ''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔'' (خزائن ص ۹۸ ج ۱۹)

یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ ساری دنیا کے مرزائی مل کر بھی قیامت تک قرآن کریم کی کوئی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے جس کا ترجمہ یہ ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی ''ابن مریم'' ہے۔ اس تحریر میں خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے جھوٹے ہونے کا صاف اعلان کر دیا ہے۔

❁ .... ''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ' مدینہ اور قادیان۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۷' خزائن ص ۱۴۰ ج ۳)

قرآن کریم پڑھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ ''قادیان'' نام کے کسی شہر کا ذکر قرآن کریم میں کسی

جگہ نہیں ہے۔ یہ قرآن پر افتراء اور بہتان ہے۔

﴿۶﴾......... ”تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔“ (لیکچر سیالکوٹ، خزائن ص ۲۰۷ ج ۲۰)

جھوٹ بالکل جھوٹ! قرآن کریم، کتب سماویہ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر یہ صریح بہتان عظیم ہے۔ کسی بھی نبی سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔

﴿۷﴾......... ”بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا اور یہ پیش گوئی اگرچہ قرآن شریف میں صرف اجمالی طور پر پائی جاتی ہے مگر احادیث کی رو سے اس قدر تواتر تک پہنچی ہے کہ جس کا کذب عندالعقل ممتنع ہے۔“ (کتاب البریہ حاشیہ، خزائن ص ۲۰۵، ۲۰۶ ج ۱۳)

العیاذ باللہ! جھوٹ کی بھی انتہا ہو گئی۔ حدیث متواترہ تو کجا کسی حدیث صحیح میں بھی چودھویں صدی میں ”مسیح موعود“ کے آنے کی کوئی خبر موجود نہیں ہے مگر دیکھئے کیسی بے شرمی، کمینگی اور بے غیرتی سے جھوٹ بولا گیا۔

﴿۸﴾......... ”کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔“ (ایام الصلح، خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

صحیح ہے کہ: ”دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔“

﴿یعنی جھوٹوں کو اپنی باتیں یاد نہیں رہتیں۔﴾

ہم کیا ثابت کریں۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے قلم سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس نے فضل الٰہی نامی ایک شخص سے قرآن کا سبق نہیں بلکہ اسباق پڑھے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے کہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

”جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جس نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔“ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۴۸، خزائن ص ۱۷۹ ج ۱۳)

نمونہ کے طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے چند جھوٹ پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ اس کی تحریروں میں بے شمار جھوٹ موجود ہیں۔ اب آپ فیصلہ خود کریں کہ کیا ایسا جھوٹا شخص نبی اور رسول ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کو نبی اور رسول ماننے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟۔

تاثرات غم

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے جلسہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر ہندوستان کے معروف شاعر اور آزادی ہند کے ممتاز رہنما جناب علامہ صابری تشریف لائے تھے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور حضرت لاہوریؒ کا وصال ہوچکا تھا۔ اس موقع پر آپ نے یہ نظم پڑھی۔ مولانا منظور احمد مغل کھیالی ضلع گوجرانوالہ وہاں زیر تعلیم تھے۔ آپ نے نوٹ کرلی۔ قارئین کی خدمت میں مولانا کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ ادارہ

نگاہ شوق میں اشک محبت لے کے آیا ہوں
حسین ماضی کی تاریخ رفاقت لے کے آیا ہوں

اکابر کے نقوش پاکی نسبت لے کے آیا ہوں
بہر عالم عقیدت ہی عقیدت لے کے آیا ہوں

ازل سے کل مومن اخوۃ عنوان ہے جس کا
میں پھر بھارت سے پیغام محبت لے کے آیا ہوں

جدا روحوں کو کرسکتی نہیں نظروں کی حد بندی
یہی فطرت کا آئین حقیقت لے کے آیا ہوں

نئے ماحول میں جو د امن معراج مومن ہے
بحمدللہ وہ تعلیم نبوت لے کے آیا ہوں

جوار حضرت گنج شکری دست کلیر سے
لب ساغر کا انداز حلاوت لے کے آیا ہوں

انہی دونوں پہ ہے ایمان جلا ہم دم
طریقت باہما ذوق شریعت لے کے آیا ہوں

بہار دو جہاں کی عظمت آدم کی وسعت کو
صحابہ کی وہی شان سیاست لے کے آیا ہوں

جوہر انسان کو ظلم مصیبت سے بچاتی تھی
علی مرتضیٰؓ کی وہی شجاعت لے کے آیا ہوں

ابوبکرؓ عمرؓ وعثمانؓ کی پروردہ دامن
حیاء وعلم کی معصوم دولت لے کے آیا ہوں

سید بخاریؒ کا الم احمد علیؒ کی موت کا صدمہ
مصائب کی بپا دل میں قیامت لے کے آیا ہوں

زمانہ بھر کی خاطر جو سبق آموز ہے انور
حبیب اللہ کی وہ مقبول خدمت لے کے آیا ہوں

بسلسلہ میں ایک احمدی تھا

پروفیسر منور احمد ملک

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

قادیانی جماعت میں کسی زمانے میں ایک نظام ہوا کرتا تھا جسے نظام جماعت کہا جاتا تھا۔ وہ نظام اب عملاً ختم ہو چکا ہے مگر جو ڈھانچہ مرزا بشیر الدین محمود احمد قائم کر گئے تھے۔ اس کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ اس انتظامی ڈھانچہ کے مطابق سب سے اوپر ''خلیفہ'' (امام جماعت) ان کے بعد ناظر اعلیٰ اور اس کی نظارتیں (حکومت کی وزارتوں کی طرح۔) پھر صوبائی امیر اور اس کی مجلس عاملہ۔ ضلعی امیر اور اس کی مجلس عاملہ۔ پھر مقامی امیر 'صدر جماعت اور اس کی مجلس عاملہ۔ (یہ سب سے چھوٹا یونٹ ہے۔) جماعت میں یہ فلسفہ پایا جاتا ہے جو نظام ختم ہونے کے باوجود قائم ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور مقامی امیر خلیفہ کا نمائندہ ہے۔ لہذا مقامی امیر 'صدر جماعت خدا کا نمائندہ ہے۔

مقامی امیر 'صدر جماعت کے الیکشن کے بارے میں پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کسی بھی جماعت کے چندہ دہندگان کو اکٹھا کر کے صدر جماعت کا الیکشن کروایا جاتا ہے۔ ووٹر (چندہ دہندگان) کی اہلیت اس کا چندہ دینا ہے۔ ایک شخص جو اخلاقی لحاظ سے کتنا ہی برا کیوں نہ ہو بے دین 'بد معاش ہو' ظالم ہو اور ڈانگ مار ہو اگر الیکشن سے قبل اپنا چندہ ادا کر دیتا ہے تو وہ نہ صرف ووٹر ہے بلکہ مجلس عاملہ کا ممبر بننے کی اہلیت رکھتا ہے بلکہ صدر جماعت بھی بن سکتا ہے اور ایک دوسرا شخص خواہ کتنا ہی شریف کیوں نہ ہو پرہیزگار اور متقی کیوں نہ ہو اگر اس کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کا چندہ بقایا ہے تو اسے ووٹر لسٹ سے نکال دیا جائے گا۔ گویا مذہبی عہدیدار کے لئے چندہ (پیسے) بنیادی شرط ہے نہ کہ مذہبی اور اخلاقی حالت۔

دیہاتی مجالس میں جب مقامی قادیانی اکٹھے ہوتے ہیں تو جاگیردار 'وڈیرے اور پھڈے باز کو اہمیت دی جاتی ہے پھر الیکشن کے وقت طریقہ کار ایسا رکھا جاتا ہے کہ وڈیرے 'پھڈے باز کے لئے آگے آنے کے روشن امکانات ہوتے ہیں کیونکہ الیکشن کے وقت سب ووٹر اکٹھے بیٹھ جائیں گے۔ پھر ایک شخص اٹھ کر ایک دوسرے شخص کا نام صدر جماعت کے لئے پیش کرے گا جس کا نام پیش کیا جائے گا وہ بے شک یہ عہدہ نہ لینا چاہے اسے زبردستی ''اقتدار'' دینے کی کوشش کی جائے گی پھر ایک شخص اس نام کی تائید کرے گا۔ اب کسی اور شخص کا نام پیش

کیا جائے گا اور پھر اس کے نام کی تائید ہوگی تو اس طرح دو نام ایک عہدے کے لئے سامنے آگئے۔ دونوں افراد اس عہدے کے ''امیدوار'' نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کی اقتدار کے لئے اپنی مرضی شامل نہیں۔

اب ووٹنگ کا مرحلہ شروع ہوگا۔ ووٹروں سے کہا جائے گا کہ جو پہلے امیدوار کو ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اب اگر پہلا امیدوار جاگیردار وڈیرہ ہے تو لازماً اور یقیناً وہ شخص زیادہ ووٹ لے جائے گا کون ہے جو اپنے علاقے کے جاگیردار وڈیرے پھڈے باز شخص کے سامنے دوسرے کو ووٹ دے کر دشمنی مول لے؟ اگر دوسرا شخص درج بالا قابلیت کا حامل ہے تو وہ دوسرے نمبر پر بھی زیادہ ووٹ لے کر کامیاب ہو جائے گا۔ عموماً یہ عہدہ تین سال کے لئے دیا جاتا ہے مگر جب من مانگے یہ عہدہ ملے اور بعد میں اختیارات کے وسیع استعمال اور فری وسائل حکومت کرنے کے اختیارات اور اس سے آگے بے حساب پاور مل جائے تو کون پاگل ہوگا جو اس عہدے کو واپس کرے۔ تین سال کے اندر اسے طاقت کا چسکا پڑ چکا ہوتا ہے پھر وہ آئندہ الیکشن میں خود ایسا انتظام کر لیتا ہے کہ اختیارات اس کے پاس محفوظ رہتے ہیں اور اب یہ تاحیات امیر جماعت رہنے کے گر سیکھ چکا ہوگا۔ اب مرتے دم تک یہ اختیارات کو انجوائے کر سکتا ہے۔

جماعت کے فلسفے کے مطابق مقامی امیر خلیفہ کا نمائندہ ہوتا ہے اسے خلیفہ کی مکمل سپورٹ حاصل ہوتی ہے اور خلیفہ خدا کا نمائندہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جماعت میں بالکل یہی فلسفہ موجود ہے کہ مقامی امیر خدا کا نمائندہ ہے گویا اب خدا کو راضی رکھنا ہو تو مقامی امیر کو راضی رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اگر کسی کا مقامی امیر سے اختلاف ہو گیا اور وہ اس فلسفے کو نہ مانتے ہوئے گستاخی کر بیٹھا تو اس کے خلاف امیر جماعت اپنے اختیارات کی جھلک دکھاتے ہوئے خلیفہ سے پٹائی کرائے گا۔ اس شخص کو جماعت سے خارج کروایا جائے گا اور پھر اس کے رشتہ داروں کے ذریعہ زور دیا جائے گا کہ تم معافی مانگ لو۔ کس چیز کی معافی؟ یہ سوال نہیں ہے بس معافی مانگ لو۔ معافی تو تم نے خدا سے مانگنی ہے۔ لہٰذا معافی نامہ پر مشتمل خط ''حضور'' (خلیفہ) کو لکھو۔ اگر وہ معافی مانگتے ہوئے خلیفہ کو خط لکھ دے گا تو وہ خط خلیفہ کی طرف سے واپس مقامی امیر کے پاس آجائے گا۔ مقامی امیر اسے خوب کیش کروائے گا۔ مقامی لوگوں کو بتائے گا کہ اس نے معافی مانگ لی ہے اس طرح اسے خوب ذلیل کیا جائے گا تاکہ آئندہ یہ اختلاف کی جرات نہ رکھے۔ اب جب تک مقامی امیر راضی نہ ہوگا وہ اس کی معافی قبول کرنے کی سفارش نہیں کرے گا۔ لہٰذا اسے راضی کرنا یا اس سے معافی مانگنا ضروری ہوگا۔ اگر ایک آدمی امیر سے معافی نہیں مانگتا تو اس کی معافی حضور قبول نہیں کریں گے۔ گویا مقامی امیر راضی ہوگا تو خلیفہ راضی ہوگا اور خلیفہ راضی ہوگا تو خدا راضی ہوگا۔ یہ بات قادیانیوں کے ایمان میں شامل ہے کہ اگر خلیفہ وقت ناراض ہے تو خدا بھی ناراض ہے اور اگر خلیفہ راضی ہے تو خدا

بھی راضی ہے۔ درج بالا صورت میں یوں بنتی کہ اگر مقامی امیر یا صدر جماعت راضی ہوگا تو خدا راضی ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ ہر جماعت کے قادیانی وڈیرے' جاگیر دار' پھڈے باز شخص کی مرضی کا پابند ہوگا جس کے بارے میں وہ جنت کی سفارش کرے گا خدا اسے جنت دے گا اور جس کے لئے دوزخ تجویز کرے گا خدا اسے دوزخ میں ڈالنے کا پابند ہے۔ (نعوذ باللہ)

قادیانی اب اس سٹیج پر پہنچ چکے ہیں کہ وہ خلیفہ وقت مرزا طاہر احمد کو مشکل کشا مانتے ہیں۔ اگر کسی کے دانت میں درد ہے تو اس نے حضور کو خط لکھنا ہے۔ کسی کو کوئی مشکل پیش آگئی ہے تو اس نے حضور کو خط لکھنا ہے۔ طلباء نے امتحان سے قبل امتحان کی تیاری کے لئے خطوط لکھنے ہیں اور ہر پرچے سے پہلے اور بعد میں لکھنے ہیں پھر رزلٹ سے قبل خطوط لکھنے ہیں۔ بلکہ ان سے باضابطہ طور پر خطوط لکھوائے جاتے ہیں تا کہ انہیں ابھی سے پتہ چل جائے کہ ہر مشکل گھڑی اور امتحان میں حضور کو آواز دینی ہے۔ ڈائریکٹ خدا کو پکار کر وقت ضائع نہیں کرنا۔ (نعوذ باللہ)

یہ بچے بڑے ہو کر زمینی خداؤں کی پرستش کریں گے اور اب ایسا ہی ہو رہا ہے۔ کسی چھوٹے بڑے کو کوئی تکلیف ہو وہ مرزا طاہر احمد کو مشکل کشا سمجھتے ہوئے خط لکھے گا۔ حتیٰ کہ میاں بیوی اپنے اپنے اختلافات مرزا طاہر احمد کو لکھیں گے۔ اصل میں وہ اپنے دل کا راز یا حال خدا کو بتا رہے ہوتے ہیں اور خدا سے پردہ کیسا؟ میرا اپنا گاؤں محمود آباد جہلم ہے۔ محمود آباد کسی دور میں قادیانیوں کا گاؤں تھا بلکہ 1930ء تا 1937ء اس کا نام "احمدی پور" رہ چکا ہے۔ اب بھی پچاس فیصد کے قریب قادیانی ہیں جبکہ اس پچاس فیصد نے گاؤں پر کنٹرول کر رکھا ہے۔ مسلمان بطور اقلیت وہاں رہ رہے ہیں۔ وہاں پر ہم نے بچپن سے جوانی تک جس "خدا" کا نظارہ کیا ہے وہ محمود آباد سے شہر کو جاتے پرانی سائیکل پر نظر آتا۔ بہر حال ہم تو اسے "خدا" سمجھتے ہوئے اسے پیار سے دیکھتے کہ ہمارا خدا سائیکل پر رواں دواں ہے کیا سادگی ہے۔ گو اب ترقی ہو گئی ہے اب نیا خدا گاڑی پر بھاگتا ہے۔ البتہ ریٹائرڈ خدا ابھی تک سائیکل پر ہی ہے۔ اسی خدا نے قادیانی خاندانوں کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔ خدا تو ایک طرف اس کی خدائی نے بھی گاؤں کی عورتوں کو آپس میں لڑا لڑا کر کئی خاندان تباہ کر دیئے مگر مجال ہے کہ کوئی قادیانی حرف گستاخی زبان پر لائے۔ اگر کوئی باغی ایسی حرکت کر بیٹھے تو اس کے لئے یہ دنیا عذاب بنا دی جائے گی آخرت تو ظاہر ہے خراب ہو ہی گئی کیونکہ جنت بھی تو ان کی ہی "ریکومنڈیشن" سے ملے گی۔ (واضح رہے کہ یہ صرف قادیانیوں کے لئے قواعد و ضوابط ہیں)

قادیانی جماعت میں تہہ در تہہ خدا ہیں اور جماعت اس میں خاصی خود کفیل بھی ہے۔ اس وقت ریٹائرڈ خدا بھی خاصے دستیاب ہیں۔ میرے مضامین میں سے کچھ ایسے اشارے قادیانیوں کو ملے ہیں جن سے ان خداؤں

بقیہ: 59پر

قادیانی ایک متوازی مذہب اور متوازی امت

تحریر: محمد کفایت اللہ

جہاں تک اقلیت کا مسئلہ ہے قادیانیوں کا حیثیت ایک الگ اور متوازی امت ہونے کے یہ نہ صرف ایک بدیہی حقیقت ہے بلکہ خود مرزائیت اپنی تمام تر تعلیمات و اعمال میں نہ صرف ایک متوازی امت ہونے کا اعتراف کرتی ہے بلکہ اپنے پیروؤں کو عبادات' معاملات' معاشرت دین و دنیا ہر شعبہ زندگی میں اسے علیحدہ جداگانہ تشخص کی تلقین و تاکید کرتی چلی آرہی ہے اور اس دائرہ سے باہر تمام غیر مرزائی مسلمانوں کو ایک علیحدہ امت اور الگ گروہ کہنے اور سمجھنے کے ہزاروں شواہد ہمارے پاس موجود ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ:

"ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہ کیا وہ مسلمان نہیں۔" (تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۳۵)" .... اور کہا کہ میری بیعت میں توقف کرنے والا بھی کافر ہے۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۱۷)........... ان کے خلیفہ نے ایک قدم آگے بڑھ کر یہاں تک اعلان کیا کہ: "مرزا کی دعوت قبول نہ کرنے والے خواہ انہوں نے مرزا کا نام تک بھی نہ سنا ہو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۱۷)........... "مرزا کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۱۶)........... "ایسے لوگ خدا اور رسول کے نافرمان اور جہنمی ہیں۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۱۵)........... اپنے نہ ماننے والوں کو مرزا کیسے "پاکیزہ" القابات سے نواز کر کہتا ہے: ﴿کل مومن یتقلبنی الاذریة البغایا﴾ "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے 'ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۵۳)........... ہماری فتح کا قائل نہ ہونے والا ولد الحرام ہے 'حلال زادہ نہیں۔ (نجم الہدیٰ ص ۵۳)

مرزا کے خلیفہ اور فرزند محمود احمد نے قادیانیت کے نمائندہ کی حیثیت سے گورداسپور کی عدالت میں کہا: "کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ اس لئے غیر احمدی کافر ہیں۔" (الفضل ۲۶ جون ۱۹۲۲ء)........... "قادیانیت کے عالمی ترجمان ظفر اللہ خان قادیانی کا قائد اعظم کے نمازہ جنازہ سے انکار

کس کو معلوم نہیں اور جب پوچھا گیا تو ظفر اللہ خان نے کہا کہ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھئے یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم۔ قائداعظم سے بہت پہلے اسی ظفر اللہ خان قادیانی نے اپنے ایک اور محسن سر فضل حسین کے جنازہ سے بھی یہی سلوک کیا اور دور ہندووں اور سکھوں کے ساتھ الگ کھڑے رہے۔" (قادیانی قول و فعل ص ۲۳)............ "یہی نہیں بلکہ جب بھی مرزائیوں کے موقف کی ترجمانی کی ضرورت ہوئی ظفر اللہ خان قادیانی نے عدالت میں بھی اسی موقف کی تائید کی کہ وہ غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۱۹)

"ایم ایم احمد نے اپنے اوپر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ میں مرزائیوں کے اسی موقف کو بڑی ڈھٹائی سے دہرایا اور جنازہ کے مسئلہ میں ظفر اللہ خان قادیانی کے موقف کی بھی تصویب کی تھی۔ مسلمانوں کے بارہ میں مرزائیوں کا یہ موقف اتنا کھلا اور واضح ہے کہ ۱۹۵۳ء کی منیر انکوائری نے بھی ہزار بددیانتی اور جانبدارانہ رویہ کے باوجود اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہم نے اس بارہ میں احمدیوں کے بے شمار اعلانات دیکھے ہیں اور ہمارے لئے اس کی کوئی تعبیر سوائے اس کے ممکن نہیں کہ مرزا کے نہ ماننے والے ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (رپورٹ منیر انکوائری ص ۲۱۲)

عبادات اور معاشرت میں علیحدگی

"مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت ممنوع ہے۔ اس لئے کہ کفار کو دعائے مغفرت جائز نہیں۔" (قادیانی قول و فعل الیاس برنی ص ۲۲)............ "غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۳)...... ..... "ایسے لوگوں کے معصوم بچوں کا جنازہ بھی جائز نہیں۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۹)............ "مرزا نے اپنے ایک بیٹے کا محض اس لئے جنازہ نہ پڑھا کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۳)............

"کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا تو کیا کسی احمدی نے ایسا کیا تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۴)

یہ تو عبادات کا حکم تھا معاشرتی معاملات کو دیکھئے۔ مرزا کا قطعی حکم ہے کہ:

"کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۱)......

......البتہ ان کی لڑکیوں کو بیاہ سکتا ہے جس طرح یہودی اور عیسائی لڑکی کو۔" (قادیانی قول و فعل پروفیسر

الیاس برنی ص ۲۷)............''خود خلیفہ مرزا کے الفاظ میں دینی تعلیمات نماز وغیرہ دینوی تعلقات رشتہ ناطہ وغیرہ کے بعد اب رہ کیا گیا ہے کہ ہمارے لئے ان کے ساتھ قائم رکھنا جائز ہو۔ سلام کہنا بھی جائز نہیں۔''(قادیانی قول وفعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۸ بحوالہ کلمۃ الفصل)............''مرزا ساری عمر نہ غیر احمدیوں کی کسی انجمن کا ممبر ہوا نہ ان کو اپنا ممبر بنایا نہ ان کو چندہ دیا۔''(قادیانی قول وفعل پروفیسر الیاس برنی ص ۲۸)

مرزائیوں سے اختلاف کو فروعی اور جزئی قرار دینے والے بے حمیت ''مسلمانوں'' کے منہ پر خود مرزائیوں نے اپنا غلیظ تھپڑ اس طرح مارا ہے کہ وہ بر ملا کہتے ہیں: ''یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ اللہ کی ذات' رسول کریم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک جز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''(خطبہ مرزا بشیر الدین الفضل ۳ جولائی ۱۹۳۱ء)............''مرزائی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر مرزا نے خود اس دعویٰ کی قلعی اس طرح کھول دی ہے کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔''(ایضاً ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

مسلمانوں سے دین اور معاشرت ہر لحاظ سے علیحدگی کی تلقین کے بعد اپنی جداگانہ تشخص کن کن طریقوں سے بحیثیت ایک الگ امت کے قائم کی گئی۔ اس کی تفصیل دیکھئے۔ ایک قادیانی ذمہ دار اس ذہنیت کی اس طرح ترجمانی کرتے ہیں: ''ان دونوں گروہوں (صحابہ کرام اور رفقائے مرزا غلام احمد قادیانی) میں تفریق کرنا یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے در حقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے۔ وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں اور یہ بعثت ثانیہ کے۔''(الفضل ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء)

اپنے پیروں کو ''میری امت'' سے تعبیر کیا گیا۔ رفقاء کو صحابہ کرام کا نام دیا گیا۔ اپنی بیویوں کو امہات المومنین اور سیدۃ النساء کی اصطلاح سے نوازا اور مرزا کے مدفن کو گنبد خضراء کے مماثل ٹھہرایا۔ الفضل نے ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء کی اشاعت میں قادیان کے شعبہ تربیت کا یہ بیان شائع کیا تھا جس میں ان شرکائے جلسہ کی دینی بے حسی اور بدذوقی کی شکایت کرتے ہوئے جو قادیان حاضر ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کے مدفن پر حاضری نہیں دیتے کہا گیا ہے:

''کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں

حاضر نہ ہوا اس میں وہ روضۂ مطہرہ ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت خاتم النبیین نے فرمایا: ''یدفن معی فی قبری ۔ ''اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضراء کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے مرقد منور سے مخصوص ہیں کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے۔''(الفضل قادیان ج ۱۰ص ۴۸)

قادیان کو مکہ اور مدینہ کے برابر ٹھہرایا

مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے اپنی ایک تقریر میں کہا: ''ہم مدینہ منورہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے اسی طرح ہم قادیان کی عزت کر کے مکہ یا مدینہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے اظہار کے لئے چنا۔''(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

خود مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیان کو سرزمین حرم سے تشبیہ و تمثیل دی ہے۔ وہ کہتا ہے: .

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص ۵۲)

ان کے نزدیک قادیان کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ منارۃ المسیح کے اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک پہنچادیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت ﷺ کا زمانہ تھا۔ برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچادیا۔ پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہائے زمانہ تک آنحضرت ﷺ کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے:

مبارک ومبارک وکل امرمبارک نجعل فیه اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت مبارکہ '' بارکنا حوله'' کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن

شریف میں "قادیان" کا ذکر ہے۔(تذکرہ یعنی مجموعہ وحی مقدس ص ۳۴۶،۳۴۵)

قادیان کے سفر کو ظلی حج کا لقب دیا۔ قادیانیت کے رہنماؤں اور ذمہ داروں نے سفر قادیان کو ظلی حج کا لقب دیا ہے اور اس کو ان لوگوں کے لئے جو خانہ کعبہ کے حج کو نہ جاسکیں حج اسلام کا "حج بدل" قرار دیا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا:

"چونکہ حج پر وہی لوگ جاسکتے ہیں جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں۔ حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں پھیلتی اور پلتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور کر رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ظلی حج مقرر کیا۔ تاکہ وہ قوم جس سے وہ اسلام کی ترقی کا کام لینا چاہتا ہے اور تاوہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اس میں شامل ہو سکیں۔(الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

اس بارے میں اتنا غلو ہونے لگا کہ قادیان کے سفر کو حج بیت اللہ پر ترجیح دی جانے لگی اور یہ اس ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ قادیانیت ایک جدید مذہب اور اس کا مرکز ایک جدید مذہب کا مرکز ثقل ہے۔ اسی بناء پر ایک قادیانی نے کہا کہ: "جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی مرزا قادیانی کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس حج ظلی کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک حج رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔"(پیغام صلح ج۲۱ نمبر ۲۲)

اسلامی سن ہجری کے علاوہ نئی تقویم کی بنیاد ڈالی اور سال کے مہینوں کے نئے ناموں سے تاریخ لکھنے لگے۔ قادیانیت کے سرکاری ترجمان "الفضل" میں مہینوں کے جو نام چھپے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخاء، نبوت، فتح۔

الغرض کسی دین اور امت کے تمام لوازمات اور مناسبات کو ایک ایک کر کے اختیار کرنے کی سعی کی گئی، اپنے مقابل امت محمدیہ کو سیاسی سطح پر برصغیر اور پوری دنیا میں مٹانے کی کوششیں کی گئیں اور کی جارہی ہیں

اس سب کچھ کے ہوتے ہوئے جب بھی مسلمانوں کی طرف سے آواز اٹھی کہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند کیا جائے۔ تو سارے مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہنے والوں کی "رگ اسلامیت" پھڑک اٹھتی ہے اور واویلا مچ جاتا ہے کہ اس طرح وہ اسلامی لبادہ میں مار آستین بن کر مسلمانوں کے اندر رہتے ہوئے سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور سماجی مفادات سے محروم ہو جائیں گے۔

مرزائی تاویلات کی حقیقت

جب بھی مسلمان ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مرزائیوں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو مرزائی فوراً اپنے مسلمان ہونے کا پروپیگنڈہ شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں' غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں' حضور ﷺ کو خاتم النبیین جانتے ہیں' کلمہ گو ہیں' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ کے قائل ہیں' اس طرح بہت سی باتوں کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہاں ہم ایسے دعوؤں کا بھی سرسری جائزہ ضروری سمجھتے ہیں:

(۱)............"وہ حضور کو ہزار بار خاتم النبیین کہیں مگر اس سے ان کی مراد امت کا متفقہ مفہوم آخری نبی ہونا ہرگز نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسا نبی جس کی مہر (خاتم) امت کو نبی بنادے۔ مرزا محمود قادیانی دوسرے خلیفہ نے عدالت میں بیان دیا۔ کہ لغت میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔" (عدالت گورداسپور میں بیان شائع کردہ انجمن احمدیہ لاہور ص ۲۱)

(۲)............"مرزا قادیانی کی اکثر ایسی عبارتیں ان کتابوں میں پیش کی جارہی ہیں جو اس کے دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء سے قبل لکھی گئی ہیں۔ جبکہ اس زمانہ میں خود مرزا نبوت کے دعویداروں کو کاذب' کافر' بدبخت' دشمن قرآن' بے شرم اور کیا کیا کچھ قرار دیتے تھے۔" (ملاحظہ ہو آسمانی فیصلہ ص ۲۵' تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲' ۲۳' وغیرہ)

مگر جب "نبوت" کا دورہ پڑ گیا تو نہ صرف نبی بلکہ حقیقی نبی۔ (حقیقت النبوۃ ص ۱۷۴) رسول (دافع البلاء ص ۱۰' ۱۱) مہدی اور محمد (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء) تمام انبیاء سے افضل بن گئے۔

(۳)............مرزائی اپنے آپ کو کلمہ گو کہتے ہیں کہ ہمارا کلمہ شہادت ایک ہی ہے۔ اس کی حقیقت بھی سنئے۔ مرزائیوں کے نزدیک اس کلمہ سے مرزا کی نبوت کی تصدیق اور مرزا کی ذات ہوتی ہے۔ وہ اگر کلمہ گو ہیں تو مرزا ہی کے۔ نہ کہ محمد عربی ﷺ کے۔ اس لئے کہ مرزا کہتا ہے:

"محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔" (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)............"احمد سے مراد مرزا ہیں۔" (الفضل ۱۹ اگست ۱۹۱۸ء)............"قرآن میں آپ ہی کی بشارت کا ذکر ہے۔ اب (خاکم بدہن) محمد رسول اللہ کو بھی مرزا کے اتباع کے بغیر چارہ نہ تھا۔" (پیغام صلح ج ۲۲ ص ۳۴)............"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔" (تبلیغ رسالت ج ۲

ص ۱۴)

اس لئے مرزائیوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ: "ہمیں نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود رسول کریم سے الگ کوئی چیز نہیں۔ وہ (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے۔ اس لئے ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ اگر محمد رسول اللہ کی جگہ اور آتا تو ضرورت ہوتی۔" (کلمتہ الفصل رسالہ ریویو آف ریلیجز ج ۱۴ ص ۱۵۸)

(۴)............وہ اپنی موجودہ تحریرات میں مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں۔ جبکہ مذکورہ بالا حوالوں سے آپ کو اس کے خلاف معلوم ہو چکا۔ تو لیجئے اس دجل و تلبیس کی حقیقت بھی خود مرزائیوں سے سنئے

"مرزا بشیر الدین محمود نے خود یہ الجھن دور کر دی ہے کہ ہم اگر کہیں غیر احمدیوں کو مسلمان سے موسوم کرتے ہیں تو محض اس لئے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ اس لفظ کے بغیر پتہ نہیں چل سکتا۔ مگر خدا کے نزدیک مسلمان نہیں۔ انہیں نئے سرے سے مسلمان کرنا ہوگا۔" (مرزا بشیر احمد ص ۲۱)

(۵)............"وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر مرزا کی اصطلاح میں ان کا (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور۔"

(۶)............"اگر ایک شخص ہزار بار کلمہ گو کہلائے کلمہ شہادت کو شبانہ روز ورد بنا دے مگر دین کے کسی قطعی عقیدہ یا ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا منکر ہو تو تمام امت کے نزدیک بالاجماع کافر ہو جاتا ہے۔ یہی طرز عمل خود مرزا محمود احمد نے غیر احمدیوں یعنی مسلمانوں کے بارہ میں اختیار کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ لوگ کلمہ گو نہیں کہ آپ انہیں کافر کہتے ہیں۔ مرزا محمود نے جواب دیا کہ بے شک وہ کلمہ گو ہیں مگر مسلم کے لئے توحید، تمام انبیاء، ملائکہ، کتب سماوی پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو ان میں سے ایک کا منکر ہو جائے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح غیر احمدی مرزا کی نبوت سے منکر ہو کر کفار میں شامل ہو گئے۔" (الفضل ج ۲ جون ۱۹۲۳ء)

"خود مرزا نے ایک دفعہ کھل کر جواب دیا کہ صوم و صلوٰۃ کا پابند شخص بھی اگر کسی ایک حکم کو نہ مانے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اگر زنا یا چوری کو جائز کہہ دے تو کافر ہو جاتا ہے۔" (البدر ۲۶ جون ۱۹۱۳ء)

پس ٹھیک یہی موقف مسلمانوں کا مرزائیوں کے بارہ میں ہے۔ اگر کوئی شخص اسلام، قرآن،

حدیث' ارکان اسلام' شعائر اسلام نبی کریم ﷺ کی مدح و توصیف سے دفتر کے دفتر بھر دے مگر وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کو کسی قسم کا نبی تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اسے کافر اور ملعون نہیں سمجھتا تو وہ اسلام کے قطعی فیصلہ کی رو سے کافر اور بدتر ہوگا۔ اس لئے کہ امتیں انبیاء سے بنتی ہیں۔ عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت' تورات اور تمام احکام کو تسلیم کرتے ہوئے یہودیوں کے نزدیک اس لئے نئی امت ٹھہرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت تسلیم کرلی۔ مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی کتابوں' ان کے دین اور ان کی سچی تعلیمات کی بزار دل و جان سے تصدیق کرتے ہیں۔ مگر وہ عیسائی اور یہودی نہیں بلکہ محمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے اور جنہوں نے تسلیم نہ کیا وہ عیسائی اور یہودی رہے۔ اس طرح مرزائی حضور نبی کریم ﷺ اور اسلام کی تمام تعلیمات کو تسلیم کرتے ہوئے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے ادنیٰ رابطہ اور تعلق قائم رکھنے پر بھی اسلام اور محمدی امت سے خود بخود نکل جاتے ہیں۔

بقیہ: امریکہ کے زوال کا آغاز

زیادتیوں کا ازالہ اور ناانصافیوں کی تلافی کرے۔ محکوم و مظلوم اقوام کا ساتھ دے۔ اگر امریکہ نے اپنا رویہ اور مزاج نہ بدلا! تو پھر وہ قدرت کے انتقام سے نہیں بچ سکتا۔ ایک بات طے شدہ ہے کہ امریکہ کے ناقابل تسخیر ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔ واحد سپر پاور کہلوانے والے امریکہ کی ہوا اکھڑ چکی ہے۔ اس کی مسلط شدہ دہشت کا پردہ بھی چاک ہو گیا ہے۔ امریکہ سے خوف کھانے والے ملک اور بالخصوص عالم اسلام کے لئے یہ دونوں واقعات ایک خاص پیغام رکھتے ہیں۔ امریکہ کی ہوا خیزی کے بعد اقوام عالم کا کروٹ لینا ایک فطری امر ہے۔ عالمی سطح پر بلاشبہ اب ایک نیا باب کھلنے والا ہے۔ امریکہ کا زوال شروع ہو چکا ہے۔ ہر آنے والا دن امریکہ کو آگے نہیں پیچھے دھکیلے گا۔ ہر کمال را زوال۔ جس طرح سپر طاقت روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اسی طرح امریکہ بھی اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے گا (انشاء اللہ) قدرت نے مسلم برادری کو باہمی اتحاد کا ایک سنہری موقع عطا فرمایا ہے۔ اے کاش وہ اس سے فائدہ اٹھالیں!!!

تحریر: سکندر ذوالقرنین

مسئلہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

مسئلہ ختم نبوت اسلام کا مرکز و محور ہے۔ پورے کا پورا دین اسی اساس پر قائم ہے۔ عالم اسلام نے جتنی اہمیت اس مسئلہ کو دی شاید کسی اور کو دی ہو۔ چنانچہ اسلام کے پہلے خلیفہ صدیق اکبرؓ نے سب سے پہلا اجماع اس مسئلہ پر قائم کیا جس کے پیش نظر کم و بیش ساڑھے سات سو صحابہ کرام شہید ہوئے اور عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا۔ منکرین ختم نبوت عالم اسلام کا پہلا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا موجد مسیلمہ کذاب ہے اور تا حال یہ فتنہ یوسف کذاب اور ملعون گوہر شاہی کی شکل و صورت میں موجود ہے۔ مگر جب بھی منکرین ختم نبوت نے سر اٹھایا تو مسلمانوں نے سنت صدیق اکبرؓ پے عمل کرتے ہوئے مقابلہ کیا اور تلوار صدیقی سے ان کا بھر پور دفاع کیا۔ چودہ صدیوں تک مسلمان بڑے شان و شوکت کے ساتھ رہے۔ اس لئے کوئی بھی منکر ختم نبوت زیادہ عرصہ اس دنیا میں نہ رہ سکا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان کبھی بھی اس اہم اور اساسی مسئلہ سے غافل نہ تھے اور انہوں نے اپنے اوپر عائد ہونے والی تمام ذمہ داریوں کو احسن طریقہ سے نبھایا۔

مگر چودھویں صدی کا سورج مسلمانوں کے لئے غلامی کی نوید لے کر آیا پورے برصغیر پر انگریز کا تسلط قائم ہو گیا۔ ہر وہ ظلم جو کبھی آسمان نے نہ دیکھا تھا ہر وہ ظلم جو کبھی زمین نے نہ دیکھا تھا کر ڈالا مگر وہ مسلمان تھے کہ جبل استقامت کہ ان کے وجود سے حریت کا درس اور انگریز کے خلاف نفرت نہ نکال سکے جو ان کو مجدد الفؒ ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے جو درس دیا تھا مسلمانوں نے اس کو اچھی طرح یاد رکھا مگر شاطر انگریز جلد ہی جانچ گیا کہ ان کے مرکز و محور کو توڑ ڈالا جائے لاکھ فرقے بنا ڈالوں لاکھ ظلم کروں مگر ان کا قرآن اور ختم نبوت پر یقین پختہ ہے کچھ نہ حاصل ہو گا۔ اس کے بعد انگریز بڑے غور و خوض سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان کے عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی جائے۔

اس لئے انگریز نے اپنے زر خرید غلاموں کا اجلاس بلایا اور پھر ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کو نامزد کیا۔ اس ملعون شخص نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر ڈالا مگر مسلمانوں نے باوجود حالت غلامی میں بھی اس کا

تعاقب کیا کیونکہ اس وقت علماء جانتے تھے کہ اگر اس ملعون شخص کو یوں ہی کھلا چھوڑ دیا جائے گا تو یہ بہت بڑے فتنے کی شکل اختیار کر جائے گا۔ چنانچہ روز اول ہی سے علماء حق ان کے قلع قمع کے لئے قمر بستہ ہوئے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور بہت سارے علماء نے جو وقت کے مجدد تھے ان کے خلاف بھرپور انداز میں جہاد شروع کیا۔ یہاں تک کہ اس فتنہ کا جینا دوبھر ہو گیا۔

تاریخ کے اوراق پلٹتے جائے انگریزی سلطنت کا زوال شروع ہوا۔ بر صغیر سے وہ اپنے زخم چاٹتا ہوا نکلا پھر وہ پوری دنیا سے سمٹ کر صرف لندن میں محدود ہو گیا۔ انگریز نے جو اپنے پیچھے مسلمانوں کے لئے ایک ناسور چھوڑا تھا اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے خدا رب جلیل نے مرد حق پیدا کیا بطل حریت امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ضرب حیدری سے اس فتنہ قادیانی کو بے بس کر دیا اور بھرپور انداز سے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کیا۔ حضرت امیر شریعت کی قیادت میں امۃ مسلمہ نے کم و بیش بارہ ہزار جانوں کا نظرانہ پیش کر کے دنیا کو باور کرا دیا کہ امت مسلمہ اس عقیدہ سے غافل نہیں ہے اور اس کے ختم ہونے تک تعاقب کیا جائے گا۔

حضرت امیر شریعت کی وفات کے بعد برابر جدوجہد جاری رکھی۔ بالآخر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور ان کے عقائد کے پیش نظر انہیں ہر طرح سے پابند کیا گیا کہ وہ اسلامی شعائر ہرگز استعمال نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی ہو گی اور ہمارے بزرگوں نے ہمارے لئے مزید آسانی پیدا فرما دی مگر ہم تھے کہ ٹس سے مس نہ ہوئے چاروں طرف سے کفار نے ہمارے اساس دین پہ ہلہ بول دیا۔ گوہر شاہی کی شکل میں کبھی یوسف کذاب کی شکل میں مگر اس نازک دور کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو محروم نہ کیا بلکہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور شہید ناموس رسالت فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی صورت میں ہمیں قیادت نصیب فرمائی اور ہر طرح سے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع فرمایا۔

یہ تھا مختصر تذکرہ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت کا۔ ہے کوئی جو اس تحریر سے سبق لے اور علم ختم نبوت تھام کر ناموس رسالت کا تحفظ کرے مگر ہر طرف سناٹا ہے عجیب خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ فرزندان توحید غفلت کی چادر اوڑھ کر سو گئے ہیں مگر کچھ دیوانے اب بھی ہیں جنہوں نے علم ختم نبوت تھاما ہوا ہے اور ہر فتنہ کے لشکر سے برسرپیکار ہیں۔

تحریر : مولانا بشیر احمد قاسمی

پانچ روپے کی نوکری اور پچاس گھوڑوں کی حقیقت

انسان کی شرافت و نجابت اس کے کردار میں پنہاں ہوتی ہے۔ گویا درخت کی طرح انسان بھی اپنے کرداری پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی ایسا بدبخت اور سیاہ دل تھا جس کی زبان جھوٹ بولتی اور قلم جھوٹ لکھتا تھا۔ پھر مرزائی اس کے کذب و افتراء کو سچ ثابت کرنے کی خاطر متعدد جھوٹ بول کر اپنے اعمال نامہ کے ساتھ ساتھ اپنا چہرہ بھی سیاہ کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان انگریزوں کا وفادار اور اس کا والد مرزا غلام مرتضٰی کو صلہ غداری کی سندات و چٹھیات اس کے نام جاری ہوئیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کی موت پر یہ منصب غداری مرزا غلام احمد قادیانی کو ملا جس نے مسلم حریت پسندوں کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ مسلمان مجاہدین سے مقابلہ مقاتلہ بھی کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو خود اقرار ہے کہ میں ایک گمنام آدمی گمنام قصبہ میں تھا۔ یہ گمنامی شہرت میں کیسے بدلی۔

سکھوں نے جائیداد ضبط کر کے قادیان بدر کر دیا۔ کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے۔ پھر انگریز آئے رہ و رسم بڑھی میر جعفر صادق کا جاہ و جلال دیکھا اور فیصلہ کر لیا کہ ہم انگریز کی وفاداری میں سب ملت فروش، مردہ ضمیر ناعاقبت اندیشوں سے بڑھ جائیں گے اور انگریز نے بھی مال و متاع کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت بھی عطا کر دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ضمیر چونکہ بے وفائی، غداری، طمع، حرص، لالچ، دھوکہ، مکر، خباثت اور جھوٹ سے لبریز تھا اس نے انگریزوں کو بھی بلیک میل کیا اور مالی فوائد حاصل کئے۔ وہ انگریز سرکار کو بلیک میل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :

”میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جس کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جس کا ذکر مسٹر گریفن کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ملتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ 1857ء کی جنگ جو مسلم مجاہدین اور انگریزوں کے درمیان ہوئی میرے والد نے سرکار انگریزی کو مدد دی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے۔“ (البریہ ۱۸۹)

مرزا غلام احمد قادیانی جو قادیان کے خاندان مغلاں کا بد نصیب فرد تھا وہ جنگ آزادی جس پر مسلمان فخر کرتے ہیں اسے غدر کہتا ہے اور اپنے والد کی انگریزوں سے وفاداری کے ثبوت میں پچاس سوار اور گھوڑوں کے عطیہ کا ذکر بھی بڑے فخر سے کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا والد انگریز کا ہمدرد اور خیر خواہ تھا اگر یہ کہا جائے کہ قادیانی انگریز کے مقابلہ میں اسلام کے نام کو انگریز ہی کے استحکام کے لئے استعمال کرتے ہیں تو ہزار فیصد صحیح ہوگا۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو جرات وبہادری کا درس دیتا ہے نہ کہ کفر کے استحکام کا۔ مرزا غلام مرتضیٰ 1857ء میں مفلس' کنگال اور دربدر ذلیل ہو رہا تھا۔ اس کے پاس رہنے کو جگہ تھی نہ کھانے کو روٹی اور طرفہ تماشا کہ وہ انتہائی گھٹیا سواری یعنی ٹٹو (گدھا) پر خاک پھانک رہا تھا۔ اور بڑی منت سماجت سے اسے پانچ روپیہ کی نوکری ملی اور بیٹا اپنی عیاری ومکاری سے یہ ثابت کر رہا ہے کہ ہمارا گھرانہ کھاتا پیتا تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کی مالی پوزیشن کیسی تھی۔ اس کے لئے کسی واقف حال اور دوست خاص کی تصدیق کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا غلام مرتضیٰ کے دوست خاص اور رازدان مولوی عبدالحکیم ولد امان اللہ ساکن دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور اپنے رسالہ "تحفہ مرزائیہ" میں جو 1303ھ میں تالیف کیا اس سیاہ جھوٹ سے اس طرح پردہ اٹھاتے ہیں:

"مرزا غلام مرتضیٰ والد مرزا غلام احمد قادیانی ممدوح کے سکھوں کے عہد میں براسطے تلاش معاش راہی کشمیر ہو کر بسواری ایک چھوٹے سے ٹٹو (گدھا) کے راقم آثم کے پاس بمکان دھرم کوٹ رندھاوا وارد فروکش ہوا۔ ماحضر پیش کیا گیا یہاں سے منزل بہ منزل خطہ کشمیر میں پہنچ گئے۔ چند اک نوکری کی تلاش کی مگر میسر نہ ہوئی۔ آخر الامر جمعدار محمد بخش سکنے زئی دھرم کوٹی کے پاس وہاں واسطے تعلیم اس کے فرزندان مسمیان پیر بخش' امیر بخش کے بمشاہرہ پانچ روپیہ اور نان ونفقہ کے چند مدت گزاری۔" (تحفہ مرزائیہ)

جو شخص نوکری کی تلاش میں خاک دشت چھان رہا ہو دربدر کی رسوائی جس کے استقبال کو کھڑی ہو فاقوں سے برا حال اور خود اپنی سواری کے لئے سوائے ٹٹو کوئی جانور میسر نہ ہو اسے ہزار منت سماجت سے پانچ روپے ماہواری پر مع روٹی معلی کی نوکری مل جائے تو ایسا آدمی پچاس سواروں کا مع پچاس گھوڑوں کا انگریزی حکومت کی خدمت میں تحفہ کس طرح پیش کر سکتا ہے۔ درحقیقت یہ بھی ایسا ہی جھوٹ ہے جیسے بڑے فخر وناز اور تواتر سے دھرلیا جارہا ہے۔ نان شبینہ سے محتاج فقیر نما رئیس کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ جبکہ جائیداد ضبط ہو چکی تھی اور اگر یہ سچ ہے تو پھر انگریز نے اس غداری کے خطیر رقم دی ہوگی جس سے یہ گھوڑے خرید کر دیئے گئے۔ ورنہ پانچ روپیہ تنخواہ والا شخص یہ نہیں کر سکتا۔ مطالعہ قادیانیت سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مرزا قادیانی کی جس بات پر بھی تھوڑا سا غور

بقیہ: صفحہ 59 پر

ادارہ

دارالافتاء ختم نبوت

مہدی علیہ الرضوان اور مسیح علیہ السلام دو الگ الگ شخصیات: جدا جدا خدمات

سوال .... ایک قادیانی نے دوران گفتگو سوال کیا کہ اگر مسیح ابن مریم نے دوبارہ آسمان سے نازل ہو کر قرآن وحدیث پر خود عمل کرنا اور دوسروں سے عمل کرانا ہے تو کیا آیت: ’’ انی متوفیك ورافعك الی ‘‘ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان کی طرف رفع کی خبر دے رہی ہے۔ کیا ان کے نزول کے وقت یہ منسوخ ہو جائے گی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود قرآن مجید کی اس آیت کو منسوخ قرار دے کر آسمان سے دنیا کی طرف واپسی کا راستہ صاف کر لیں گے۔ ایسا نہیں اور یقیناً نہیں۔ قرآن کریم کی کوئی آیت کبھی بھی منسوخ نہیں ہوگی۔ لہٰذا: ’’رافعك الی ‘‘ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول: ’’ من السماء ‘‘ کا راستہ قیامت تک روکے رکھے گی۔

جواب .... آیت: ’’انی متوفیك ورافعك الی ‘‘ میں ایک واقعہ کا تذکرہ ہے۔ اسی حکایت کی حیثیت سے یہ آیت آج بھی غیر منسوخ ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد بھی غیر منسوخ رہے گی۔ جیسا کہ: ’’انی جاعل فی الارض خلیفه ‘‘ ...... اور جیسا کہ: ’’واذ قلنا للملائکة السجدو لی آدم ‘‘ قادیانی سائل کو یہ بھی معلوم نہیں کہ نسخ امر و نہی میں ہوتا ہے۔ اخبار واقعات منسوخ نہیں ہوا کرتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا ایک واقعہ ہے جو ہو چکا آسمان سے نزول دوسرا واقعہ ہے جس کی اطلاع آنحضرت ﷺ نے دی اپنے وقت پر اس دوسرے واقعہ کا ظہور ہو گا۔

سوال .... قادیانی یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احادیث ظہور مہدی اور نزول مسیح میں بہت تعارض پایا جاتا ہے جس سے صحیح صورتحال الجھ کر رہ گئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے بوقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگ نماز کے لئے صفیں درست کر رہے ہوں گے۔ امام مہدی علیہ الرضوان ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان ان کو امامت کے لئے بلائیں گے اور بعض احادیث میں یہ صراحت کے ساتھ آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی امامت کریں گے بعض احادیث میں مہدی کو امام بنایا گیا ہے اور بعض احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ ظاہر

ہے کہ اس تعارض کی وجہ سے صحیح اور غلط کی پہچان کیسے ہو یا سچ کو جھوٹ سے کیسے علیحدہ کیا جائے؟۔

جواب.......... احادیث مبارکہ میں یہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان پڑھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے پڑھیں گے۔ اس سے آنحضرت ﷺ کی امت کی تکریم و تعظیم مقصود ہوگی اور یہ ظاہر کرنا مقصود ہوگا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری بطور امتی کے ہے۔ ہاں بعد کی تمام نمازیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے اور مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کی حیثیت سے 45 سال دنیا میں گزاریں گے تو احادیث میں کوئی تعارض نہ رہا۔

سوال.......... دوران گفتگو میرے پڑوسی قادیانی نے مزید یہ کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے بعد حضرت مہدی نماز پڑھاتے ہی کہاں چلے جائیں گے۔ کیونکہ بعد میں جو کچھ کرنا کرانا ہے وہ حضرت مسیح کی ذمہ داری اور ان کے کارنامے بیان کئے جاتے ہیں کیا محض ایک نماز کی امامت اور وہ بھی ایک چھوٹی سی جماعت کو جن میں صرف 800 مرد اور 400 عورتیں ہوں گی کیا اتنا ہی کام حضرت مہدی کے سپرد کیا جائے گا؟۔

جواب.......... حضرت مہدی علیہ الرضوان بحیثیت امام کے 9 سال دنیا میں گزاریں گے 7 سال نزول عیسیٰ علیہ السلام سے قبل امام اور خلیفہ کی حیثیت سے مسلمانوں کی رہنمائی کریں گے تاآنکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا تو ان کی موجودگی میں ایک نماز کی امامت کرائیں گے۔ بحیثیت امام اور خلیفہ یہ ان کی آخری امامت ہوگی۔ اس پر ان کا مشن مکمل ہو جائے گا اور امامت و قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہو جائے گی۔ تب حضرت مہدی علیہ الرضوان کی حیثیت آپ کے اعوان و انصار کے ہوگی اور یہ عرصہ دو سال سے کچھ اوپر ہوگا۔ 49 سال کی عمر میں حضرت مہدی کی وفات ہوگی۔

سوال.......... جس قادیانی سے میرا سلسلہ گفتگو ہے اپنی تشفی کے لئے اس کے پیچیدہ سوال لکھ کر آپ سے اپنی تسلی اور ایمان کی تکمیل کرتا رہتا ہوں۔ میرے پڑوسی قادیانی نے ایک سوال یہ کیا ہے کہ بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مسلمانوں کے قرآن کریم پر عمل کریں گے اور کرائیں گے۔ کیا آنحضرت ﷺ نے صلیب تڑوائے' خنزیر قتل کروائے' کیا یہودیوں کو چن چن کر قتل کروایا' کیا کافروں کا قتل عام کیا' اپنی سانس اور نظروں سے کافروں کو ہلاک کیا۔ اگر نہیں کیا اور یقیناً نہیں کیا تو عیسیٰ علیہ السلام کے مذکورہ کارنامے کس طرح قرآن کریم پر عمل تصور کئے جائیں گے۔

جواب.......... آنحضرت ﷺ نے بذات خود قیصر و قصریٰ کے تخت نہیں الٹے۔ ہاں خلفاء راشدین

نے قیصر وقصریٰ کی حکومتوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نہیں نکالا تھا لیکن حضرت عمرؓ نے تمام یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دیا۔ آپ ﷺ نے قبیلہ بنو تغلب سے دوگنا زکوٰۃ وصول نہیں کی۔ خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے ان سے دوگنا کیوں وصول کی؟ اگر یہ ساری چیزیں قرآن کریم اور منشاء نبوی ﷺ کے مطابق ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی سے کیوں یہودیانہ ضد اور ان کے ان کارناموں پر جن کا تذکرہ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں موجود ہے اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ جو کچھ کریں گے فرمودات نبویہ کے مطابق ہی کریں گے۔

سوال.......... ایک قادیانی نے سوال کیا کہ بعض احادیث سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مسلمان سخت فقر وفاقہ میں مبتلا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بعض اپنی کمان کا چلہ جلا کر اس کی راکھ کھانے پر مجبور ہوں گے اور بعض احادیث میں مال وزر کا اس قدر کثرت ہے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکات کا نزول ہوگا تو زمانہ نزول مسیح میں مسلمانوں کی تنگ دستی اور فقر وفاقہ اور مال وزر کی بہتات کو کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ دونوں حالتیں متعارض ہیں کس کو صحیح سمجھا جائے اور کس پر ایمان رکھا جائے۔

جواب.......... احادیث میں مسلمانوں پر تنگی فقر وفاقہ اور ان کے کمان کے چلے جلا کر کھانے کے واقعات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ذرا پہلے کے ہوں گے جبکہ مسلمان دجال کی فوج کے محاصرہ میں ہوں گے اور خوشحالی اور فراوانی کا زمانہ قتل دجال کے بعد کا ہے۔ جس میں زمین اپنی برکات اگل دے گی پھل فروٹ مال وزر تمام چیزوں کی فراوانی ہوگی۔ لہٰذا احادیث میں بیان کردہ حالات وواقعات میں کوئی تعارض نہیں۔

قادیانی کی تقریب میں شریک ہونا

سوال.......... اگر پڑوس میں زیادہ اہل سنت والجماعت رہتے ہوں چند گھر قادیانیوں کے ہوں ان قادیانیوں سے وجہ پڑوسی ہونے کے شادی بیاہ میں شریک ہونا یا شریک کرنا کھانا پینا یا ویسے ہی راہ ورسم رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟۔

جواب.......... قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔ ان کو اپنی کسی تقریب میں شریک کرنا یا ان کی تقریب میں شریک ہونا جائز نہیں۔ قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے اس کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر

سوال.......... گزشتہ دنوں مردان میں قادیانیوں نے جناب نگر کی ہدایت پر کلمہ طیبہ کے بیج بنوائے

پوسٹر بنوائے اور بیج اپنے بچوں کے سینوں پر لگائے اور پوسٹر دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی۔ اس حرکت پر وہاں کے علماء کرام اور غیرتمند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کر دیا۔ فاضل جج نے ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے ان کو جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ براہ کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمادیں کہ شریعت محمدی کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟۔

جواب .... قیامت کے دن ایک محمد رسول اللہ ﷺ کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی ﷺ کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے قیامت کے دن غلام احمد کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمہ میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت ﷺ کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے جو شخص دین محمدی کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت و وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی امت میں شامل نہیں ہوگا۔ خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

قادیانیوں کو مسجد بنانے سے قانوناً روکنا کیسا ہے

سوال .... قادیانیوں کو مسجدیں بنانے سے جبراً قانوناً روکا جارہا ہے کیا یہ جبر اسلام میں آپ کے نزدیک جائز ہے؟۔ (غالباً سائل قادیانی ہے یا عام دینی معلومات سے بے خبر)

جواب .... حضور ﷺ نے منافقین کی بنائی ہوئی مسجد ضرار کو جلوا کر خاکستر کر دیا تھا۔ قرآن کریم نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے غور کر لیجئے۔ قادیانی حضرات معقول بات پر بھی اعتراض کرتے رہتے ہیں جب اس بات پر غور کر لیا جائے کہ قادیانی جماعت کے عقائد مسلمانوں کے ہیں یا نہیں اور یہ کہ اسلام میں ان عقائد کی گنجائش ہے یا نہیں؟ تو کفر و اسلام کا فرق واضح ہونے سے تمام اشکالات از خود صاف ہو جاتے ہیں۔ قادیانی جماعت کے نزدیک روئے زمین کے مسلمان مسلمان نہیں اور مسلمانوں کے نزدیک قادیانی جماعت کے افراد مسلمان نہیں تو کسی غیر مسلم کو اسلامی حقوق دینا ظلم ہے روکنا ظلم اور زیادتی نہیں۔ قادیانیوں نے اپنے اختیار اور ارادے سے جو عقائد اپنائے ہیں اس پر اسلام کا اطلاق نہیں ہوتا۔ قادیانیوں کے عقائد از روئے اسلام بدترین کفر کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں۔ لہذا مسجد جو شعائر اسلام میں سے ہے اس سے کافروں کو روکنا اسلامی شعائر کا تحفظ ہے نہ کہ قادیانیوں پر جبر۔

مکتوبات اکابر

حضرت مولانا محمد احمد تھانوی

حضرت مولانا محمد احمد تھانوی مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر والد بزرگوار مولانا اسعد تھانوی' مولانا محمد امجد تھانوی نے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کا درج ذیل خط تحریر فرمایا۔ تحریر قدرے مدھم ہے۔ پہلے خط کا متن ملاحظہ فرمائیں پھر عکس۔

29جولائی1965ء

مکرم المحترم حضرت مولانا! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

امید کہ مزاج سامی ہر طرح بعافیت ہوں گے۔ آپ کو یاد ہو کہ آپ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ میں مدرسہ کے جلسہ میں ضرور آؤں گا۔ مگر یہ قرضہ ابھی تک وصول نہیں ہو سکا۔ مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس مورخہ 23 جولائی میں یہ طے کیا ہے کہ ستمبر کے مہینہ میں مدرسہ کی طرف سے تبلیغی اجلاس بلایا جائے جس میں جناب والا کی شرکت بھی لازمی ہوگی اور اس دفعہ وعدہ ایفاہی کرنا پڑے گا۔ اگر آپ نے زیادہ حیل وحجت کی (تو) میں خود شجاع آباد حاضر ہو کر پکڑ کے لاؤں گا۔ آپ کو شاید یاد نہ رہا ہو میرے آپ کے تعلقات 35/36 سے ہیں۔ اس وقت انجمن تبلیغ اسلام چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں یہ فقیر کام کرتا تھا (چونڈہ قادیانیت کا گڑھ تھا انجمن تبلیغ اسلام کی خدمات مثالی تھیں۔ تمام مکاتب فکر کے علماء انجمن کے سالانہ اجلاس میں تشریف لاتے تھے۔ اب اس پر کٹر فرقہ پرست جماعت کا غلبہ ہے) اور امیر شریعتؒ مولانا حبیب الرحمٰن (لدھیانوی) چوہدری افضل حقؒ وغیرہ چونڈہ تشریف لاتے تھے تو یہ ناکارہ ہی داعی ہوتا تھا۔ اپنے اس دیرینہ تعلق خادمیت کی بناء پر متوقع ہوں کہ میری درخواست کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں گے۔ ابھی تک کسی اور صاحب کو خط نہیں لکھا گیا۔ آپ کی منظوری کے بعد دوسرے حضرات سے خط وکتابت ہوگی۔ 10/11/12 ستمبر 1965ء کی تاریخوں میں سے اگر جناب والا جمعہ پڑھا کر سکھر تشریف لے آویں 11 کو سنیچر کا دن پڑتا ہے۔ راتیں بھی چاندنی ہوں گی۔ سٹیڈیم میں جلسہ ہوگا۔ اگر کسی

وجہ سے یہ تاریخ آپ نہ دے سکیں تو اسی کے بعد متصل کوئی دوسری تاریخ عطاء فرمائیں۔

نیاز مند قدیم

محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ اشرفیہ سکھر

سندھ کی مشہور علمی و دینی درسگاہ

رجسٹرڈ نمبر ۵۳۳ تاریخ ۹ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ فون نمبر ۲۹۶۵

مکرمی و محترم حضرت مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

نیاز مند قدیم ــــ محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

20ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

20ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں 11-12 اکتوبر بروز جمعرات‘ جمعہ منعقد ہوئی۔ عالمی حالات کے تناظر میں جس طرح امریکہ نے طالبان حکومت کے خلاف فوجی مہم کا آغاز کر رکھا ہے ہر شخص پریشان اور افسردہ تھا۔ ملک کی پوری فضا عالم کفر کے باہم اتحاد اور مسلمان حکمرانوں کی معنی خیز خاموشی یا طرفداری‘ افغانستان پر امریکی اور برطانوی افواج کی بمباری اور اس کے لئے پاکستانی حدود کا استعمال حکومتی پالیسی کے خلاف ملک میں عام ہڑتالیں‘ ہنگامے اور احتجاج۔ اس کے ساتھ حکومت کی طرف سے دینی جماعتوں کے سربراہوں کی نظربندیاں اور ضلع بندیاں بے حد اضطراب کا سبب بنی رہیں۔ ان حالات میں کانفرنس کے فیصلے کو بحال رکھنا اور اس کے لئے انتظامات جاری رکھنا بظاہر ناممکن سا محسوس ہونے لگا۔ اس سلسلہ میں جب حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سے مشورہ اور رائے دینے کی درخواست کی گئی تو ہر دو بزرگوں نے فرمایا کہ انتظامیہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جارہی تو مقررین پر پابندیوں کا خیال کئے بغیر کانفرنس ضرور منعقد کرلینی چاہئے۔ چنانچہ حسب سابق پورے انتظامات کئے گئے۔ الحمدللہ! سابقہ اجتماعات کی طرح اس سال بھی حاضری اور اجتماع مثالی تھا۔ تینوں اجلاس سامعین اور مقررین کے بیانات کے لحاظ سے قابل رشک رہے۔ کانفرنس کا آغاز صبح 10 بجے قرآن کریم کی تلاوت اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔ حسب روایات پہلا ابتدائی خطاب جس میں مہمانوں کو جلسہ گاہ میں حاضری کی طرف متوجہ کیا گیا حضرت مولانا امام الدین قریشی صاحب کا ہوا۔ ٹھیک 11 بجے حضرت امیر مرکزیہ سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ کی پرسوز پراثر دعا سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ظہر سے قبل والی نشست میں مولانا محمد نذر عثمانی‘ مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی‘ مولانا محمد اسماعیل

شجاع آبادی' مولانا خلیل الرحمٰن خطیب جامع مسجد سکھر کے بیانات ہوئے۔ ایک گھنٹہ وقفہ طعام کے بعد بجے نماز ظہر ادا کی گئی اور اس کے بعد دوسری نشست کا آغاز ہوا جو 5 بجے نماز عصر تک جاری رہا۔ جس میں مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' مولانا عبدالواحد صاحب کوئٹہ' مولانا راشد مدنی' مولانا حفیظ الرحمٰن اور مولانا محمد علی صدیقی کے خطابات ہوئے۔ اس نشست میں ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی کا ہوا۔

نشست سوال وجواب

حسب روایات بعد نماز عصر فتنہ قادیانیت کے متعلق مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ مجلس سے سوال وجواب میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب اور حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ سوالات میں جہاں قادیانیوں کے پیچیدہ اشکالات پر سوالات ہوئے وہاں نزول سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام' ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان' فتنہ دجال' حقیقت یاجوج ماجوج' دابۃ الارض کی حقیقت' قرب قیامت میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالم کفر کی اجتماعی یلغار کی حضور علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور اپنے بچاؤ کے لئے اسباب کے درجہ میں تدابیر' کافروں سے تعلقات' قادیانیوں سے لین دین۔ ایسے دیگر مختلف عنوانات پر سوالات کئے گئے۔ سوالات کو مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب اور مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب ترتیب وار مولانا اللہ وسایا صاحب کو دیتے رہے۔ سوالوں کے شافی اور تسلی بخش جوابات حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے دیئے۔ سوال وجواب کی یہ نشست نماز مغرب تک جاری رہی۔ مغرب تا عشاء وقفہ طعام وضروریات کے بعد تیسری نشست کا آغاز بعد نماز عشاء ہوا۔ رات کی اس نشست میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب سکھر جمعیت علماء پاکستان کے رہنما سردار محمد خان لغاری' صاحبزادہ طارق محمود' حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری' جمعیت اہل حدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا محمد احمد لدھیانوی جیسے اکابرین کے ایمان افروز بیانات ہوئے۔ رات کی یہ نشست شب 2 بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

چوتھی اور آخری نشست

بروز جمعہ صبح 10 بجے چوتھی اور آخری نشست کا آغاز ہوا۔ سندھ کے نامور خطیب جنیس ثانی

قاری محمد حنیف ملتانی ؒ کا لقب دیا جاتا ہے جناب مولانا کامران صاحب کا خطاب ہوا۔ ان کے بعد حضرت مولانا مفتی حمید اللہ خان صاحب نیلا گنبد لاہور‘ حضرت مولانا نور الحق نور اور جماعت اسلامی کے رہنماء جناب لیاقت بلوچ صاحب کے بالترتیب خطابات ہوئے۔ اذان اور پندرہ منٹ وضو کے بعد ایک سے دو بجے تک حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری کا خطاب ہوا۔ 2 بجے اذان۔ خطبہ جمعہ سنتوں کے وقفہ کے بعد حضرت مخدوم مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو زیادہ تر قنوت نازلہ کی مسنون دعاؤں پر مشتمل تھا۔ بعد نماز جمعہ 3 بجے اختتامی کلمات شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد نے ارشاد فرمائے۔ 20 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی آخری اور اختتامی مفصل تقریر اور خطاب حضرت اقدس مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب کا ہوا۔ موصوف نے عالمی حالات کافروں کے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہو کر حملہ آور ہونے کی مادی اسباب و علل اور پیش بندی کے طور پر منافقانہ سازش کر کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کے از خود غیر فوجی طیاروں سے زمین بوس کرنے کی اپنی مخترعہ سازش کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے باہم اتحاد‘ اتفاق اور ان سنگین حالات میں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رونے اور گڑگڑانے کی طرف مسلمانوں کو اپنے مخصوص انداز میں توجہ دلائی۔ یوں یہ کانفرنس خیر و خوبی کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش اور کوششوں اور جدوجہد کو قبول فرمائیں اور تمام حاضرین‘ شرکاء‘ منتظمین کو اپنی خوشنودی نصیب فرمائیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چوک پرمٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوک پرمٹ علاقہ علی پور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس یکم اکتوبر بروز سوموار منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز صبح 10 بجے ہوا۔ علاقہ بستی ڈینہ اور گردونواح کی دیگر چھوٹی چھوٹی بستیوں سے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا غلام محمد صاحب شہر سلطان‘ مولانا محمد مکی صاحب یاکے والی‘ حضرت مولانا خدا بخش صاحب‘ حضرت مولانا عبدالخالق صاحب‘ حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب‘ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے بالترتیب خطابات ہوئے۔ وقفہ کھانا وقفہ وضو اور دیگر ضروریات کے بعد 2 بجے اذان اور اڑھائی بجے نماز ظہر ادا کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور حضرت مولانا عبدالغفور حقانی ہر دو

اکابرین کے مفصل بیانات ہوئے۔ سامعین نے بڑے ذوق شوق اور یکسوئی سے علماء کے بیانات سنے۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات حاجی بشیر احمد صاحب اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ حاضرین' سامعین' منتظمین کی تشریف آوری اور علماء کے بیانات کو قبول فرمائے۔

فتح اسلام کانفرنس بمقام قصبہ ڈاور نزد چناب نگر

قصبہ ڈاور چناب نگر میں آج سے 13-12 سال قبل قادیانیوں نے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا اور پھر خود راہ فرار اختیار کر کے شکست اور ہزیمت کی ذلت اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانی کفر کے مقابلہ میں مسلمانوں کو سرخروئی بخشی۔ اس موقع کی مناسبت سے ہر سال 19 اگست کو موضع ڈاور میں فتح اسلام کانفرنس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ کانفرنس اس دفعہ بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا قاضی عبیداللہ صاحب' مولانا خان عابد حسین صاحب اور مولانا محمد مغیرہ صاحب کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ اس جلسہ کی صدارت مہر محمد لک صاحب نے کی۔

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کا تبلیغی دورہ

گوجرانوالہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے اپنے حلقہ تبلیغ ضلع گوجرانوالہ اور اس کے ساتھ ضلع سیالکوٹ کا تفصیلی دورہ کیا۔ موصوف نے سیالکوٹ' نارووال' گجرات اور ملحقہ قصبات میں کئی اجتماعات سے خطاب کیا اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو دینی معلومات حاصل کرنے' فتنوں سے آگاہی حاصل کرنے' رد قادیانیت پر مجلس کا مطبوعہ لٹریچر پڑھنے' قادیانیوں سے باخبر اور آگاہ رہنے کی تلقین کی۔

دعائے صحت

جمعیت علمائے اسلام کے نائب امیر اول اور گوجرانوالہ ڈویژن مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب عابدی جو گزشتہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ حلقہ احباب اور قارئین لولاک سے حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب عابدی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ رب العزت حضرت موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائیں۔

پشاور کی چالیس مساجد میں ختم نبوت کی صدائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے اکابرین جناب حاجی نظام اللہ خان صاحب' جناب حاجی عنایت اللہ خان نے حضرت مولانا نورالحق نور صاحب سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی رہنمائی میں پشاور شہر اور کینٹ کی چالیس مساجد میں ختم نبوت کے موضوع پر اجتماعات منعقد کئے۔ جامع مسجد مولانا فضل حق' جامع مسجد حافظ چھل' جامع مسجد گل بہار' جامع مسجد سبزی منڈی' جامع مسجد بلال' جامع مسجد عثمان' جامع مسجد حمزہ' جامع مسجد مدینہ' جامع مسجد میونسپل' جامع مسجد النور' جامع مسجد کاکڑاں' جامع مسجد خیر اللہ' جامع مسجد مکی' جامع مسجد کاکی جان' جامع مسجد گنج علی' جامع مسجد چوک' جامع مسجد مہابت خان' جامع مسجد سراجاں' جامع مسجد پیر گلاب' جامع مسجد اشرفیہ' جامع مسجد میاں فیصل' جامع مسجد مینا بازار' جامع مسجد میاں غلام' جامع مسجد فاروق اعظم' جامع مسجد دلاور خان' جامع مسجد اڈہ ندرباغ' جامع مسجد مہربانیہ' جامع مسجد سکندر پورہ' جامع مسجد گول' جامع مسجد لنن عباس' جامع مسجد اپین' جامع مسجد تہکال' جامع مسجد دارالقراء' جامع مسجد ڈبگری' جامع مسجد قباء' جامع مسجد نوشو' جامع مسجد حمام گلی' جامع مسجد کھٹے والی' جامع مسجد درویش' جامع مسجد نوشکی' جامع مسجد کاکا جھدار میں اجتماعات ہوئے۔ مولانا نورالحق نور صاحب نے اپنے خطابات میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانی غیر مسلم اقلیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور مسئلہ جہاد کی شرعی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ اتنا واضح ہے کہ کسی بھی دور میں اہل اسلام نے تاج ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور سے لے کر آج تک پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر کذاب اور دجال ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس بدبخت کا ایک ہی علاج ہے کہ اسلامی حکومت اس کو تہہ تیغ کر کے زمین کو اس کے ناپاک وجود سے پاک کرے۔ قادیانی آج بھی اندرون اور بیرون ملک میں ایک خفیہ اور منظم سازش کے ذریعہ ہنود اور یہود کی سرپرستی میں اور این جی اوز کی نگرانی میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں لگے ہوئے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان اپنے آقا دو جہاں ﷺ کے دامن اقدس سے علیحدہ ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ ہو کر جہنم کی ایندھن بن جائیں۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت کی یہ ارتدادی کوششیں پاکستان کے آئین اور قانون سے سراسر بغاوت پر مبنی ہیں جس کا تدارک کر کے قانون کی بالادستی قائم کرنا حکومت کا فرض بنتا ہے۔ قانون اور قانون کے محافظوں کی موجودگی میں اس طرح کے ارتدادی پرچار سے چشم پوشی ناقابل فہم اور ناقابل برداشت ہے۔ جس کا مقابلہ پوری امت مسلمہ کا فرض

ہے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے تمام فروعی اور سیاسی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ناموس رسالت ﷺ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعہ 1953ء اور 1974ء کی تحاریک ختم نبوت میں قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کی گئی۔ اہل اسلام کی اس عظیم اتحاد اور مکمل یکجہتی کی بدولت پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا۔ مولانا نورالحق نور صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ وہ پھر اپنے اتحاد کے ذریعہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کے ایمانوں کا تحفظ کریں اور ہنود و یہود کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا کر مسلمان اپنے عملی اتحاد سے یہ واضح کریں کہ باطل قوتوں کے مدمقابل ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اسلام اور بانی اسلام محمد عربی آقا دو جہاں ﷺ کے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت ہر حال میں کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر قادیانیوں کی کتابوں سے ان کے کفریہ عقائد پیش کئے گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطبوعہ لٹریچر بھی ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔ اجتماعات میں شامل مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی اور اپنے مکمل تعاون کا عہد کیا اور مجلس کے قائدین پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

بقیہ: پروفیسر منور احمد ملک

کی شان میں گستاخی نظر آتی ہے۔ چنانچہ مجھے پیغام بھیجا گیا ہے کہ خدا سے ٹکر نہ لو (خدا کے خلاف نہ لکھو۔ خدا سے لڑائی نہ کرو) جبکہ مجھے ان خداؤں کی حقیقت کا پتہ ہے۔ البتہ دل کو تسلی ہے کہ چلو کسی بڑے سے لڑائی ہے۔ مزہ بھی آئے گا۔ چھوٹے سے لڑائی میں مزہ نہیں آتا۔ مسلمانوں کے خدا کے خلاف تو لکھا نہیں جا سکتا کیونکہ وہی تو ہے جو ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہی رب العالمین ہے۔ یہ لڑائی تو قادیانیوں کے دنیاوی خداؤں (بتوں) کے خلاف ہے۔ ماضی میں کچھ "بت شکنی" کے جرائم میرے کھاتے میں ہیں۔ جن کی تفصیل یا روئیداد انشاء اللہ عنقریب بیان کی جائے گی۔

بقیہ: پانچ روپے کی نوکری

و فکر کیا جائے اس کی تہہ میں چھپا جھوٹ خود بخود باہر نکل آتا ہے۔ گویا قادیانیت جھوٹ' مکر' دھوکہ' دغا' دجل و تلبیس اور چاپلوسی و مکاری کا مرقع ہے۔

سچ ہے جو خدا تعالیٰ کے نام پر جھوٹ بولتا ہے' قرآن پر جھوٹ بولتا ہے اسے انگریزوں سے جھوٹ بولنے کونسی چیز مانع ہو سکتی ہے۔

ادارہ

قافلہ آخرت

صاحبزادہ سید انیس الحسینی زیدی کا سانحہ ارتحال

شیخ طریقت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کے صاحبزادہ سید انیس الحسینی زیدی 8 اکتوبر بروز سوموار شام انتقال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

اگلے روز صبح 8 بجے جامعہ مدنیہ کریم پارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مخدومی و سیدی حضرت مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے اپنے اکلوتے بیٹے کی نماز جنازہ خود پڑھائی جس میں علماء و مشائخ، طلبہ مدارس دینیہ اور خانقاہ رائے پور کے ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ مرحوم کو میانی صاحب کے قبرستان میں رحمت حق کے سپرد کیا گیا۔ صاحبزادہ انیس الحسینی بہت ہی متواضع، خاموش طبع اور فرشتہ سیرت انسان تھے۔ اردو، عربی، خوشنویسی کے سرخیل تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ آپ کو دل و جان سے عزیز تھا۔ علالت کے آخری دنوں میں آخری کتبہ حدیث مبارک:

"انا خاتم النبیین لانبی بعدی ۰"

کمال خوبی سے بہت خوشخط تحریر فرمایا۔ مرحوم کی آخری تحریر ان کی اخروی سعادت مندی اور خوش بختی کا مظہر ہے۔ اللہ رب العزت ان کے حسنات کو قبول فرمائیں۔ انہیں اپنے مقبول بندوں میں داخل فرمائیں۔ مجلس کے نائب امیر قبلہ سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم اس عظیم صدمہ سے بظاہر مضمحل اور نڈھال تھے لیکن حضرت والا کی زبان مبارک پر کلمات تسلیم و رضا تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام حلقوں میں خصوصیت سے ایصال ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مخدوم، مخدوم المشائخ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کو صبر جمیل نصیب فرمائیں اور جملہ پسماندگان کے حامی و ناصر ہوں۔

حضرت مولانا نور الحق نور کی صاحبزادی کا انتقال

رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اور عالمی مجلس صوبہ سرحد کے ناظم حضرت مولانا نور الحق نور کی صاحبزادی گذشتہ دنوں انتقال فرماگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحومہ کو دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ صاحبزادی کی نماز جنازہ خود مولانا نور الحق نور صاحب نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں علماء' مذہبی قائدین' دینی حلقہ کے احباب نے شرکت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ' نائب امیر مرکزیہ' مبلغین' مرکزی دفتر ملتان کے تمام احباب اس غم میں مولانا نور الحق نور اور خاندان کے دیگر تمام افراد سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مرحومہ کے لئے مرکزی دفتر ملتان میں ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور ان کے حسنات کو قبول فرمائیں۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد کی ہمشیرہ محترمہ کا انتقال

رکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکرم و محترم جناب قاضی فیض احمد صاحب کی صاحبزادی اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مبلغ اسلام آباد کی ہمشیرہ محترمہ 10 اکتوبر بروز بدھ انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

مرحومہ کینسر کے موذی مرض میں 10 سال تکلیف دہ مراحل سے گزریں۔ اپنی اس طویل ترین اور سنگین علالت میں ہمیشہ زبان پر تسبیحات اور کلمات صبر ادا کرتی رہیں۔ مرحومہ تلاوت قرآن کریم کا بہت ذوق اور شوق رکھتی تھیں۔ عبادات میں نماز تہجد کی پابندی زندگی بھر ان کا معمول رہا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی علالت کو ان کی قبولیت کا ذریعہ بنائیں اور انہیں اپنی رحمت اور بخشش سے سرفراز فرمائیں اور جملہ خاندان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ ادارہ لولاک اور دفتر مرکزیہ کے تمام احباب' مجلس کے مبلغین' امیر مرکزیہ اور نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم حضرت قاضی صاحب اور ان کے خاندان کے جملہ اراکین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔

جناب محمد سعید انجم کے والد بزرگوار کا انتقال

مجلس تحفظ ختم نبوت کوارچی کے ناظم اعلیٰ جناب محمد سعید انجم صاحب کے والد بزرگوار جناب شمس الدین صاحب گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔انااللہ وانا الیہ راجعون۔
اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت وبخشش فرمائیں۔ مجلس کے تمام مبلغین' عہدیدار' عملہ دفتر کراچی اور حاضرین دفتر مرکزیہ ملتان مرحوم کے پورے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور اس عظیم صدمہ میں ان کے شریک غم ہیں۔

ا............عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مخلص ساتھی جناب محمد جاوید صاحب کے والد بزرگوار گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔مرحوم کو چمن شاہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔

۲............جمعیت اہل سنت والجماعت کے جنرل سیکرٹری اور جماعت گوجرانوالہ کے رکن شوریٰ مولانا حافظ گلزار احمد آزاد کی ساس صاحبہ گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

۳............عالمی مجلس گوجرانوالہ کے سرگرم کارکن ماسٹر اورنگ زیب آف بھدڑ کی والدہ صاحبہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔

۴............پنجابی کے مشہور شاعر رکن عالمی مجلس گوجرانوالہ جناب محمد سلیم عاصی کی والدہ صاحبہ بھی گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے اکابرین مولانا حکیم عبدالرحمٰن' مولانا عبدالقدوس' حافظ احسان الواحد' پروفیسر محمد اعظم خاکی' حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' جناب حافظ محمد ثاقب' مولانا الیاس قادری' جناب امان اللہ قادری' جناب معاویہ صاحب بن میاں غلام نبی مرحوم' سید احمد حسین زید نے گوجرانوالہ کے تمام پسماندگان کے گھر جاکر سب سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور دعائے ترقی درجات کی۔ادارہ لولاک اور دفتر مرکزیہ ملتان کے تمام رفقاء ان صدمات میں برابر کے شریک اور دعاگو ہیں۔

ادارہ

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے
دو کتابوں کا آنا
ضروری ہے

نام کتاب : ماہنامہ الخیر ملتان کی اشاعت خاص
بیاد مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

صفحات : 640

قیمت : دو صدروپے

ملنے کا پتہ : دفتر ماہنامہ الخیر جامعہ خیر المدارس اورنگ زیب روڈ ملتان

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کی یاد میں جامعہ خیر المدارس ملتان کے ترجمان ماہنامہ الخیر نے یہ نمبر شائع کیا ہے۔ مولانا مرحوم جامعہ خیر المدارس کے شعبہ دعوت وارشاد کے مسند نشین تھے۔ جامعہ کے منتظمین نے مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بہت ہی اہتمام سے یہ نمبر شائع کیا ہے جو بہت اچھی روایت ہے۔ اس پر جامعہ کے حل وعقد مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اسی کو جہاں مناسب کاغذ بہت ہی اچھی خوبصورت جلد' بہت ہی بہتر طباعت سے مزین کیا گیا ہے وہاں اس کے مندرجات بھی روح کی تسکین کا باعث ہیں۔ مولانا مرحوم کی پیدائش' جوانی' بڑھاپا' سفر آخرت' تعلیم' تبلیغ' مناظرانہ معرکے' خطیبانہ سرگرمیاں' حاضر جوابیاں' زہدو تقویٰ' اسلاف سے وابستگی' روحانی مرتبہ' غرض تمام شعبہ ہائے حیات کو ایسے جامع طریق پر شامل اشاعت کردیا ہے جو علمی تاریخی وادبی دنیا میں ایک یادگار دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ عام قارئین کے لئے دو صدروپیہ قیمت وطلباء کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ بیرونی دنیا کے حضرات کے لئے سات سو روپیہ اور تاجر حضرات خود رابطہ کرکے تاجرانہ نرخ پر حاصل کرسکتے ہیں۔ امید ہے کہ اہل علم اس کی قدر کریں گے۔ واقعی یہ لائق ہے کہ سر آنکھوں پر رکھا جائے۔

☆......☆......☆

قنوت نازلہ کا تمام مساجد میں اہتمام ضروری ہے

آنحضرت ﷺ نے اہل اسلام پر مخالفین و معاندین اسلام کے شدید پریشان کن حالات میں فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی ہے۔ افغان مسلمانوں پر پورے کفر کی یلغار نے ایسی صورت حال پیدا کر دی ہے جس سے دنیا بھر کے اہل دل مسلمانوں کو شدید اذیت کا سامنا ہے۔ ان حالات میں تمام آئمہ مساجد سے استدعا ہے کہ وہ اس سنت نبوی ﷺ پر عمل کر کے اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے اللہ رب العزت کی ذات اقدس سے رحمت کی بھیک مانگیں۔ امام مسجد بلند آواز سے ان کلمات کو پڑھے۔ سامعین اس پر آمین کہتے رہیں۔ ختم ہونے پر سجدہ میں چلے جائیں۔ قنوت نازلہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ ○ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ ○ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ○ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ ○ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ○ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ○ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ○ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ○ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ○ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ ○ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ○ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ○ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ○ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ○ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ ○ وَيَجْحَدُوْنَ آيَاتِكَ ○ وَيَتَعَدُّوْنَ حُدُوْدَكَ ○ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا آخَرَ ○ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ○ اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ مَزِّقْ جَمْعَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ اَمْوَالَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ حَرِّقْ بُيُوْتَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ○ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ○ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

علمائے امت سے شکوہ!

خدارا آنکھ کھول اور دیکھ تو آئے ملت بیضا
کہ تیری کیا روش ہے اور ہے کیا رفتار دنیا کی
ادھر دنیا ومافیہا سے تو اس وقت تک غافل
ادھر اسلام پر برسوں سے پیہم یورش اعدا کی
کھلانا چاہتے ہیں دشمنان کعبہ مسع میں
جو لبرل کو کبھی پولو تو نوری کو کبھی باکی
بشیر الدین محمود اٹھ کے پھیلاتا ہے بے کھٹکے
فرنگستان کے سایہ میں خرافات اپنے باوا کی
چھپے ہوں سو حسین ابن علیؓ جس کے گریبان میں
رسائی جس کے منبر تک نہ ہوتی ہو مسیحا کی
تمسخر رب کعبہ سے تلعب دین برحق سے
کہاں تک بڑھ گئی اس دشمن ایمان کی بیباکی
محمد سے خطا ممکن مگر بے عیب ذات اس کی
خدایا تو کہاں ہے کیا ہوئی تیری غضبناکی
کبھی حج ہوگیا ساقط کبھی قید جہاد اٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی
قیامت بن چلا یہ فتنہ اور خاموش بیٹھے ہو
نہیں اے عالمان دیں میں تم سے بے سبب شاکی

نتیجہ فکر جناب مولانا ظفر علی خان صاحب مالک اخبار زمیندار لاہور

بچوں کا صفحہ

مرزائیوں کے بڑے بھی پڑھ سکتے ہیں

مزے دار بات

اشتیاق احمد

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' میں لکھا ہے۔

''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر 125 برس ہوئی ہے اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔ (۱) ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی 125 برس زندہ رہے۔ (2) یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی، اس لیے نبی سیاح کہلائے، اب ظاہر ہے، اگر وہ صرف 33 برس کی عمر میں آسمان پر اٹھائے جاتے تو اس صورت میں 125 برس کی روایت صحیح نہیں کہلا سکتی تھی اور نہ وہ اس چھوٹی سی عمر یعنی 33 برس میں سیاحت کر سکتے تھے اور یہ روایتیں نہ صرف حدیث کی معتبر اور مقدم کتابوں میں لکھی بلکہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اس تواتر کے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں مثلاً کنزل العمال احادیث کی ایک جامع کتاب ہے۔''

آپ ان الفاظ کو ذرا ایک بار پھر پڑھ لیں، غور سے پڑھ لیں... اب ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

(1) احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ مسیح کی عمر 125 برس ہوئی۔

(2) اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں۔

(3) مسیح علیہ السلام نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی، یعنی صلیب والے واقعے کے بعد۔

(4) کنز العمال احادیث کی ایک جامع کتاب ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) کسی ایک معتبر روایت میں بھی یہ الفاظ موجود نہیں ہیں کہ مسیح کی عمر 125 برس ہوئی، مرزائیوں میں کوئی رمق ہے تو دکھادیں۔

(2) اس بات کو اسلام کا کوئی فرقہ نہیں مانتا، یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔

(3) مسیح نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی یعنی 33 برس کی عمر میں صلیب سے اتر کر دنیا کی سیاحت کے لیے نکل گئے، فریضہ نبوت کیا ہوا 92 سال صرف سیر کرتے رہے... وہ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے یا سیاح بنا کر۔ اور فریضہ نبوت صرف تین سال تک ادا کیا... 125 سال کی عمر میں سے نبوت کا کام صرف تین برس... یہ ہے مرزا کی مرزائیت۔

(4) آخری بات اور زیادہ مزے دار ہے، مسیح کی سیاحت کو ثابت کرنے کے لیے کنز العمال کا حوالہ دیا، اور اس کو جامع کتاب تسلیم کرلیا.. تو پھر اس کنز العمال میں حدیث موجود ہے کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔

اب آئیں مرزائی جواب دینے کے لیے میدان میں...

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کی اپیل!

* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عدالتوں میں قادیانی، مسلم مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے ذریعہ سینکڑوں علماء کو ہر سال قادیانی' بہائی' گوہر شاہی اور یوسف کذاب جیسے گمراہ فرقوں کے مناظرہ کی تربیت دے رہی ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکزی دفتر میں تالیف و تصنیف کا شعبہ 'اور عالمی لائبریری کا اہتمام کیا ہے۔
* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدارس عربیہ ،مبلغین 'تبلیغی دفاتر 'لٹریچر 'ہفت روزہ ختم نبوت' ماہنامہ لولاک کے ذریعہ تبلیغ واشاعت و حفاظت دین کا فریضہ سر انجام دے رہی ہے۔

آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ: زکوٰۃ' صدقات' عطیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں۔

نوٹ: مجلس زکوٰۃ و صدقات کی رقوم اپنے زیر انتظام مدارس دینیہ پر صرف کرتی ہے۔ اس لئے رقم دیتے وقت مد کی صراحت فرمائیں۔ امداد مقامی مبلغین کو دے کر رسید حاصل کریں یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

امیر مرکزیہ:	نائب امیر مرکزیہ:	مرکزی ناظم اعلیٰ:
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم	حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی صاحب مد ظلہ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مد ظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122